اہلسنت وجماعت کا ترجمان
فکرِ رضا کا امین
لاہور، پاکستان
اردو، انگریزی
ماہنامہ
کنزالایمان
جلد 15 ذیقعد/ذوالحجہ 1425 شمارہ نمبر 1 جنوری 2005
رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید امیر شاہ گیلانی نمبر
چیف ایڈیٹر
محمد نعیم طاہر رضوی
کنزالایمان سوسائٹی (رجسٹرڈ) 1422/6 دہلی روڈ، صدر بازار لاہور چھاؤنی پاکستان

بفیضانِ نظر: مجددِ دین و ملت شاہ احمد رضا خان حنفی بریلوی علیہ الرحمۃ

حکومت پنجاب کے سرکلر نمبر 96-5-4 (S-O(A-IV کے تحت سکولوں، ٹیکنیکل اداروں اور پبلک لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

اہلسنت و جماعت کا ترجمان، فکرِ رضا کا امین

بیاد: حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ

لاہور۔ پاکستان

ماہنامہ کنز الایمان

اردو۔ انگریزی

چیف ایڈیٹر
محمد نعیم طاہر رضوی

جلد 15 ذیقعد / ذوالحجہ 1425 شمارہ نمبر 1 جنوری 2005

ایڈیٹر
محمد رضوان قادری

سب ایڈیٹر
محمد اکرام قادری

مجلس ادارت
مفتی عبدالعلیم سیالوی
ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی
ڈاکٹر اشرف آصف جلالی

مجلس مشاورت
سید اویس علی سہروردی
الحاج شیخ مشتاق احمد
غلام مصطفیٰ بٹ حافظ محمد شعیب

سرکولیشن منیجر
راشد علی صدیقی

قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ 150 روپے

پبلشرز
ڈاکٹر محمد جمیل

حضرت سید امیر شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نمبر

قیمت موجودہ شمارہ 20 روپے

مرتب: سید محمد انور شاہ قادری (ایم اے لائبریری سائنس)

شعبہ اشتہارات: سید رضوان حسن شاہ۔ نیاز احمد

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ
ماہنامہ کنز الایمان
دہلی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ۔ پاکستان
پوسٹ کوڈ نمبر 54810

زر تعاون بیرون ملک بذریعہ ہوائی جہاز
امریکہ 30 ڈالر۔ یورپ۔ عرب ممالک 25 ڈالر عراق۔ ایران۔ ترکی۔ انڈیا 15 ڈالر
ڈرافٹ ماہنامہ کنز الایمان اکاؤنٹ نمبر 71-5685 حبیب بینک، لاہور کینٹ پاکستان

6680752 - 6681927 ، 0333-4284340

E.mail: kanz_ul_iman@hotmail.com

پرنٹر:۔ محمد نسیم چاچا پرنٹنگ پریس صدر لاہور چھاؤنی

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از امام احمد رضا حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

پل سے اتار و راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غمِ روزگار کا
یوں کھینچ لیجیے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ بُراق سے اُس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گُما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

آ دل حرم کو روکنے والوں سے چھپ کے آج
یوں اٹھ چلیں کہ پہلو و بر کو خبر نہ ہو

طیرِ حرم ہیں یہ کہیں رشتہ بپا نہ ہوں
یوں دیکھیے کہ تارِ نظر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

توجہ فرمائیں: جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں۔

﴿سرکولیشن مینیجر﴾

موت العالم موت العالم

12 رمضان المبارک 1425ھ کو دینائے تصوف کے بادشاہ بطل حریت بقیۃ السلف حضرت پیر سید محمد امیر شاہ گیلانی دار فانی سے رخصت ہو گئے وہ کیا گئے اہلسنت ایک شفیق بزرگ سے محروم ہو گئے۔ حضرت قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کے بعد ایک اور شجر سایہ سے محروم ہو گئے۔

حضرت شیخ المشائخ سید امیر شاہ گیلانی علیہ الرحمہ تحریک پاکستان کے سپاہی تھے ان کی خدمات صوبہ سرحد کی تاریخ کا درخشاں باب ہے کاش ہمارے علماء حضرات سید امیر شاہ گیلانی صاحب سے مہمان نوازی سیکھ لیتے؟۔۔۔

اہل علم کی قدر اور اہلسنت کی تنظیموں کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی وسرپرستی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اُن کی مجلس میں بیٹھنے والے رئیس المحققین حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی کمی کو محسوس نہ کرتے مرحوم حضرت حکیم صاحب کی بہت قدر کرتے اور حضرت حکیم صاحب تو شاہ صاحب کے لئے دیدۂ دل فرش راہ کئے ہوتے۔

امام احمد رضا کانفرنس میں حضرت سید امیر شاہ صاحب کی شرکت ادارہ کنز الایمان کیلئے باعث فخر ہوتی۔ ادارہ کنز الایمان اس شمارے کو حضرت کے نام سے موسوم کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ حضرت سید صاحب کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں اُن کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔ اور آئندہ مستعدی کے ساتھ چلنے کی اُمید ہے۔

کنز الایمان کی 15 ویں جلد کا آغاز

موجودہ شمارہ کنز الایمان ے پندرھویں سال کا پہلا شمارہ ہے پچھلے 14 سالوں میں ادارہ کنز الایمان ے 10 خصوصی شمارے شائع کئے جو کہ اہل علم سے داد حاصل کر چکے ہیں۔ یہ شمارہ بھی خاص شمارہ ہے۔ اور عجلت میں شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ قارئین ہماری کاوشوں کو سراہتے ہوئے مفید مشوروں سے نوازیں گے۔

قطب ارشاد، حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی المعروف ”مولوی جی“ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ

محمد انور شاہ قادری

ایم،اے سائنس لائبریری

استاد کامل، مرشد اکمل، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، جامع شریعت وطریقت، قطب ارشاد حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی المعروف مولوی جی صاحبؒ پشاور کی وہ نابغہ عصر اور عبقری شخصیت تھے، جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسب ونسب کی جملہ صفات حسنہ اور کمالات اعلیٰ یکجا کر دیئے تھے۔ اپنے پیارے محبوب شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین سے، عالم علوم اولین وآخرین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ اللعالمینی سے آنجناب کو وافر حصہ عطا فرما کر، اپنی مخلوق کی فیض یابی کا سرچشمہ اور رشد وہدایت کے لئے مینارۂ نور بنا دیا تھا۔

یہ محسن وشفیق انسانیت، امیر ملت، صدر نشین علماء، سید الفقراء، رہبر سالکان، امام عاشقان، قائد عارفاں، ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۴ء بروز بدھ رات دس بجے اس دنیائے فانی سے نقل مکانی کر کے واصل بحق ہو گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

آنجنابؒ پشاور کے معروف روحانی پیشوا حضرت ابو البرکات سید حسن شاہ صاحب قادری گیلانی المعروف میراں سرکار (المتوفی ۱۱۱۵ھ) کی آٹھویں پشت میں سجادہ نشین، ان کے علم وعرفان کے حقیقی وارث اور جانشین تھے جبکہ چوبیس واسطوں سے آنجناب کا سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت شیخ العرب والعجم، غوث اعظم، محبوب

سبحانی، قندیلِ نورانی، شہباز لامکانی، ہیکل یزدانی حضرت ابو محمد محی الدین سیدنا الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانیؓ سے مل جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اصطلاح تصوف میں اس سلسلہ مبارکہ کو ''سلسلۃ الذہب'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ مولوی جی صاحب سے حضرت سیدنا عبد الرزاق قادری گیلانیؓ تک ہر ایک شیخ کامل اپنے والد کا مرید اور ماذون ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ بمطابق ۹ جون ۱۹۱۹ھ کو آستانہ عالیہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت شریف پشاور میں برہان العاشقین حضرت حافظ سید محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانیؒ کے ہاں ہوئی۔ جو سرحد کے وہ پہلے شیخ طریقت تھے جنہوں نے تحریک پاکستان میں قائداعظم محمد علی جناح کے شانہ بشانہ خدمات کا آغاز کیا۔ داداجان حضرت سید احمد شاہ صاحب قادری گیلانیؒ نے ساتویں دن عقیقہ کر کے نام تجویز فرمایا اور آپ کی پرورش پر خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔

ابتدائی تعلیم و تربیت:۔

آپ نے ناظرہ قرآن کریم جناب خلیفہ ضمیر الدین صاحب کی والدہ ماجدہ سے پڑھا اور فارسی ادب کی کتابیں مولانا شیر محمد صاحب امام مسجد یکہ توت سے پڑھنی شروع کیں جنہیں فارسی زبان وادب پر غیر معمولی عبور حاصل تھا اور پشاور کے بڑے بڑے علماء وفضلاء فارسی سیکھنے کیلئے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے تھے۔ چنانچہ آنجنابؒ نے یوسف وزلیخا، گلستان، مثنوی مولانا روم اور دیوانِ حافظ ان سے پڑھا۔ یہ تمام کتابیں مولانا شیر محمد صاحبؒ کو زبانی یاد تھیں۔

تحصیل علم مروجہ:۔

آپ کو بھی اس وقت کے عام حالات کے مطابق اسلامیہ ہائی سکول، پشاور میں

داخل کروایا گیا جہاں آپ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ جناب محمد شاہ کوہاٹی، جناب خان صاحب، مولانا لطف اللہ صاحب، جناب محمود شاہ صاحب، جناب عطاء محمد صاحب، جناب حسین بخش صاحب، مولانا مولوی عبدالمنان صاحب　مولانا عبدالقادر صاحب (ہیڈ ماسٹر) اور جناب یحییٰ خان صاحب (کانگریس کے دور میں سرحد کے وزیر تعلیم رہے) سے مختلف جماعتوں میں پڑھتے رہے۔

اکتسابِ علوم دینیہ:۔

آپ جماعت ہفتم کے طالب علم تھے کہ اچانک ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا جو مسلسل باون دن تک رہا۔ جب　بخار اترا تو آپ اس قدر نحیف ہو چکے تھے کہ جسم میں چلنے پھرنے کی سکت نہ تھی۔ اس لئے سکول جانے کے قابل نہ رہے اور اس بخار کی وجہ سے آپ کی بینائی بھی متاثر ہو چکی تھا۔ معالج نے آپ کو چشمہ استعمال کرنے کی ہدایت کی ۔کچھ عرصہ کے بعد جب صحت بحال ہوئی تو آپ نے سکول کی تعلیم جاری رکھنے کی بجائے دینی علوم حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا اور پشاور کے ایک مشہور و معروف عالمِ دین اور امیر ملت حضرت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے خلیفہ حضرت علامہ شیخ التفسیر والحدیث صاجبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب نقشبندیؒ (۱۸۸۴ء---۱۹۵۷ء) سے قرآن مجید فرقانِ حمید کا ترجمہ وتفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ کی تحصیل شروع فرمائی۔ یہ سلسلہ سات سال تک جاری رہا اس کے ساتھ ساتھ دیگر اوقات میں پشاور کے جن جلیل القدر علمائے کرام سے علوم متداولہ کی تکمیل فرمائی ان کے نام یہ ہیں:

ا: حضرت علامہ مفتی اعظم سرحد مولانا عبدالرحیم صاحب پوپلزئیؒ (۱۸۹۲ء--- ۱۹۴۴ء): آپ حضرت مجاہد اعظم حاجی صاحب ترنگزئیؒ کے خلیفۂ مجاز تھے۔

۲: صدر الافاضل محدث جلیل حضرت علامہ مولانا گل فقیر احمد صاحبؒ (۸۸۴ء تا ۱۹۶۵ء)۔ آپ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔

۳: حضرت علامہ مولانا عبدالعلیم صاحبؒ (التوفی ۱۹۶۵ء)

۴: فقیہہ کبیر حضرت علامہ مولانا سید محمد ایوب شاہ صاحب جعفری حنفیؒ

۵: حضرت فقیہہ عصر مولانا عبدالمنان صاحب چشتی گولڑویؒ

۶: حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن نقشبندیؒ (خطیب جامع مسجد سول کوارٹرز پشاور)

لقب مولوی جی:۔

لڑکپن میں عام طور پر بچے کھیل کود میں دلچسپی لیتے ہیں لیکن اس عمر میں بھی آپ کی دلچسپی کا مرکز ومحور کتابیں ہوا کرتی تھیں اور علومِ دینیہ میں حد درجہ انہاک کی بدولت دادا جان شیخ المشائخ حضرت سید سعید احمد شاہ صاحب قادری گیلانیؒ آپ کو ''مولوی جی'' کہہ کر یاد فرماتے ۔ آہستہ آہستہ اصل نام کی جگہ اس لقب کو اس قدر شہرت ہوئی کہ گھر کے علاوہ باہر بھی تمام پشاور میں اپنے اور بیگانے سب آپ کو مولوی جی صاحب کہہ کر پکارنے لگے۔

سندِ حدیث:۔

آپ نے صحاح ستہ اور متعلقہ علوم حدیث کی تکمیل حضرت شیخ الحدیث صوفی با صفا علامہ گل فقیر احمد صاحب گولڑویؒ سے فرمائی اور انہوں نے آپ کو علم حدیث کی سند عطا فرمائی جو ''ثبت امیری مصری'' کے نام سے دنیائے علم وفن میں مشہور ہے اور یہ پانچ واسطوں سے اس ثبت کے مولف حضرت علامہ مولانا ابی محمد، محمد بن محمد الامیر الکبیر تک پہنچتی ہے۔ آپ نے اس کا اردو ترجمہ کروا کر شائع بھی کر رکھا ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ کی اجازت وخلافت

علوم ظاہری سے فراغت کے بعد آپ والد گرامی قدر کے زیر سایہ مجاہدات و ریاضات میں مشغول ہو گئے اور والد محترم نے ۲۱ ذی قعد ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء کو حضرت ابوالبرکات سید حسنؒ کے مزار اقدس پر عرس مبارک کے موقع پر سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ کی اجازت وخلافت اور تمام اسباق کی تعلیم مرحمت فرمائی۔ نیز رسالہ غوثیہ مصنفہ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوثؒ بھی عنایت فرمایا اور پھر بڑی گیارہویں شریف ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء میں اپنے دست مبارک سے دستار بندی فرما کر سجادہ نشین بنا دیا۔

درس وتدریس:۔

قبلہ مولوی جی صاحبؒ نے ۱۹۴۱ء میں اپنے شفیق ومہربان استاد حضرت علامہ حافظ علی احمد جان صاحبؒ کی اجازت سے اپنے آبائی مکان آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور شہر میں درس قرآن کریم کا آغاز فرمایا تاکہ اہالیان پشاور کو تعلیمات قرآنیہ سے بہرہ مند کیا جا سکے۔

یہ مقدس سلسلہ تدریس ۲۰۰۲ء تک جاری رہا۔ اس وقت تک تین مرتبہ قرآن حکیم کا ختم مبارک ترجمہ وتفسیر کے ساتھ مکمل ہوا جس سے بڑے بڑے علماء وفضلاء، وکلاء، ڈاکٹر، انجینئر، دانشور، پروفیسر صاحبان اور عامۃ المسلمین مستفید ہو چکے ہیں۔ نیز پشاور شہر اور مضافات کی مختلف مساجد کے آئمہ کرام قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم کیلئے آپ سے رجوع کرتے رہے۔ علاوہ ازیں ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی طالبات وطلباء بھی اپنے نصاب کی تدریس وتفہیم کیلئے آنجناب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے رہے۔

ماہانہ درس قرآن کا اجراء:۔

کچھ عرصہ تک ماہانہ درس قرآن مجید کا سلسلہ بھی جاری رہا اور ہر ماہ درجہ ذیل مو

ضوعات پر درس ہوتا رہا جس میں نوجوان طبقہ بڑے شوق سے شامل ہوتا تھا۔ اس پروگرام کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں بھی تیار کی گئیں اور یہ درس طبع بھی کروائے گئے۔

۱: قرآن مجید کی عظمت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۲: شانِ محمدی ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

۳: شان اولیاء اللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں

۴: ذکر الٰہی جل جلالہ قرآن وحدیث کی روشنی میں

۴: نظام عصمت وعفت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۵: معراج النبی ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

۶: رمضان المبارک قرآن وحدیث کی روشنی میں

۷: شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن وحدیث کی روشنی میں

۸: توحید ورسالت قرآن وحدیث کی روشنی میں (حصہ اول)

۹: توحید ورسالت قرآن وحدیث کی روشنی میں (حصہ دوم)

۱۰: توحید ورسالت قرآن وحدیث کی روشنی میں (حصہ سوم)

۱۱: مقام اہل بیتِ عظام قرآن وحدیث کی روشنی میں

ان دروس کا پشتو ترجمہ رضوان اللہ صاحب اسد (ایم فل) نے کیا ہے جو" دراسات الحسنیہ" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

درس حدیث:۔

قرآن کے ساتھ ساتھ مولوی جی صاحب نے حدیث مبارکہ کا باقاعدہ تدریس کا سلسلہ آستانہ عالیہ قادریہ آغا پیر جان صاحبؒ یکہ توت پر جاری کیا، صحاح ستہ کے علاوہ مشکوٰۃ شریف، شمائل نبویہ از ابو عیسیٰ ترمذیؒ اور خصائص علی از امام نسائیؒ جیسی معتبر، مستند کتب کا درس مختلف اوقات میں دیا۔ جن سے سینکڑوں طلباء وطالبات مستفید

ہوئے پھر ان میں سے اپنے درج ذیل تلامذہ پر خصوصی شفقت فرماتے ہوئے باقاعدہ طور پر سند حدیث ''ثبت امیری مصری'' عطاء فرمائی جو ان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

۱: سید محمد حسنین قادری گیلانی المعروف سید آغا مدظلہ العالی ناظم یونین کونسل جہانگیر پورہ پشاور شہر۔

۲: سید نور الحسنین قادری گیلانی المعروف سلطان آغا مدظلہ العالی

۳: ڈاکٹر پروفیسر سیدہ ام سلمیٰ گیلانی سلمہا اسسٹنٹ پروفیسر جناح کالج برائے خواتین یونیورسٹی آف پشاور

۴: حضرت علامہ قاری محمد اصغر مدنی صاحب (مدینہ منورہ، سعودی عرب)

۵: حضرت علامہ قاری علاؤ الدین صاحب قادری (امام وخطیب جامع مسجد قاضی خیلاں پشاور شہر)

۶: حضرت علامہ قاری نصیر الدین صاحب قادری (استاد القراء، صدیقہ قرآن اکیڈمی پشاور شہر)

۷: حضرت علامہ سید حکیم شاہ صاحب قادری بخاری (امام وخطیب جامع مسجد حیدر کرار جھنڈا بازار پشاور شہر

۸: جناب تنویر احمد قادری صدیقی (ناظم ادارہ اشاعت وتبلیغ اسلام قاضی خیلاں پشاور شہر)

۹: سید یاسر قادری بخاری (ایڈوکیٹ)

۱۰: سید محمد انور شاہ قادری بخاری (لائبریرین ہائر سکنڈری سکول نمبر ۳ پشاور شہر

درس فقہ:۔

قرآن وحدیث کے علاوہ آپ نے آستانہ عالیہ پر ہی فقہ کا درس بھی برابر جاری

کیا اور مختلف اوقات میں خلاصہ کیدانی، منیۃ المصلی، قدوری، نورالایضا، کنز، اور ہدایہ وغیرہ کتابوں کا درس دیا۔ ان مین سے بعض دروس کی آڈیو ریکاڈنگ حاجی تنویر احمد قادری نے تحریر کر کے ادراہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کی طرف سے شائع بھی کی ہے۔

درس تصوف:۔

مولوی جی صاحب ایک جید عالم باعمل اور ایک ایسے شیخ طریقت تھے جن کا شعار زندگی خلوص وللّٰہیت رہا آپ اپنی ذات میں ایک انجمن اور تصوف وطریقت کا ایک بحر کرم تھے اور آپ کی خانقاہ معلّٰی آستانہ عالیہ آقا پیر جان صاحبؒ یکہ توت پشاور اس دور میں تصوف کا ایک بہترین اور معیاری ادارہ ہے۔ جس کے فیوض و برکات پاکستان، افغانستان، اور امریکہ ویورپ ممالک تک پھیلے ہوئے ہیں، آپ کا ہر فعل، رہن سہن، چلنا، بیٹھنا، کھانا پینا، مصافحہ ومعانقہ، اور خاموشی ولب کشائی پیارے محبوب ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق تھا اور اسی کا نام دراصل تصوف ہے کہ دل یاد الٰہی سے معمور، عشق رسول ﷺ سے مزین، اعمال و اخلاق سنت نبی ﷺ کے تابع اور معامالات میانہ روی اور خدمت خلق سے آراستہ ہوں۔ یہ سب اوصاف آنجناب کی ذات والاصفات میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

آنجنابؒ کا یہ معمول تھا کہ درس قرآن وحدیث کے دوران جب بھی تصوف و سلوک وعرفان کا کوئی خاص نکتہ ارشاد فرماتے تو اپنے اس کفش بردار کو خاص طورر پر نام لے کر متوجہ فرمایا کرتے تھے نیز تصوف کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف ''سیر السلوک ملک المعوک'' از شیخ قاسم صاحب المکی کا درس دیا جس کا اردو ترجمہ راقم الحروف لکھ لیا کرتا تھا نیز محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوثؒ کی فارسی کتاب ''در کسب سلوک و بیان حقیقت و معرفت کا درس بھی دیا۔ آخر الذکر کتاب کے درس میں سید یاسر بخاری قادری، غلام

دستگیر قادری، سید محمد حسنین قادری گیلانی، اور سید نور الحسنین قادری گیلانی بھی موجود ہوا کرتے تھے۔

پشاور میں جشن عید میلاد النبی ﷺ اور جلوس کا آغاز:۔

اس مقصد کے لئے قبلہ مولوی جی صاحب نے آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحبؒ یکہ توت پشاور میں سادات کرام، علماء و مشائخ اور عامۃ مسلمین کا ایک اجلاس بلایا اور ماہ ربیع الاول شریف میں پیارے محبوب، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، عالم علوم اولین و آخرین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا جشن ولادت باسعادت منانے کی اہمیت وضرورت پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس مقصد کے لئے ایک تنظیم قائم کرنے کی تجویز پیش فرمائی جسے تمام حاضرین نے پسند فرمایا۔ اور یوں باقاعدہ طور پر ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء میں "مجلس میلاد النبی ﷺ" کا قیام عمل میں آیا۔

اس تنظیم کے زیر اہتمام آنجناب کی کوششوں کے نتیجے میں ۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء کو بعد نماز مغرب آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور سے آپ کے والد گرامی مرتبت حضرت حافظ سید محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانیؒ کی قیادت میں پہلا جلوس نکلا۔ طریقہ یہ تھا کہ جس جلوس روانہ ہونے لگتا تو آپ کے استاد محترم حضرت علامہ حافظ علی احمد جان صاحبؒ (خلیفہ مجاز حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ) دعا کرواتے، اور پھر ذکر الٰہی، نعت خوانی، اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ ﷺ، نعرہ حیدری یا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور نعرہ غوثیہ یا غوث اعظم دستگیرؒ اور جشن عید میلاد النبی ﷺ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے پشاور کے مختلف بازاروں گنج، پشت گور گھڑی، بازار کلاں، گھنٹہ گھر، چوک یادگار، بازار ابریشم گراں، بازار بزازاں، بازار مسگراں، قصہ خوانی بازار، سینما روڈ، نوبجوڑی گیٹ، چوک نمکمنڈی، اندرون کوہاٹی گیٹ، پری چہرہ، چاہ شہباز، کوچی بازار چوک ناصر خان

اور لکڑی منڈی سے ہوتا ہوا واپس چوک منڈی بیری یکہ توت پہنچ جاتا جہاں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوتا جس سے ملک بھر کے مایہ ناز علماء کرام خطاب فرمایا کرتے تھے۔ چند علماء کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱: حضرت علامہ سید عبدالحامد صاحب بدایونی

۲: حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب ناظم اعلیٰ، دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

۳: حضرت علامہ سید ابوالحسنات سید محمد احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور

۴: حضرت علامہ سید عارف اللہ شاہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد روالپنڈی

۵: حضرت علامہ مولانا محمد بخش صاحب مسلم بی۔اے لاہور

۶: حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی وزیر آباد

۷: حضرت علامہ مولانا حکم غلام الدین صاحب کولوشیڈ

۸: حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب ترنم لاہور

۹: حضرت علامہ مولانا قاری احمد حسن صاحب گجرات

۱۰: حضرت علامہ مولانا سید صفدر حسین صاحب پشاور

۱۱: حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی پشاور

۱۲: حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد سٹھیان پشاور

۱۳: حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب اثر افغانی، لونڈخور

۱۴: حضرت علامہ مولانا فضل رحمان صاحب خطیب جامع مسجد قوت الاسلام پشاور

۱۵: حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری پشاور

۱۶: حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالحمید صاحب پشاور

۱۷: حضرت علامہ مولانا حافظ غلام سرور صاحب پشاور

۱۸: حضرت علامہ مولانا قاری فضل احمد صاحب پشاور

۱۹: حضرت علامہ مولانا مولوی محمد زرین صاحب پشاور

۲۰: حضرت علامہ مولانا راشد الحسن صاحب راشد پشاور

۲۱: حضرت علامہ مولانا پیر بخش خان صاحب ایڈووکیٹ پشاور

۲۲: جناب اعظم محمد چشتی لاہور (ثناء خوان رسول ﷺ)

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اس جشن عید میلاد النبی ﷺ کی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے پشاور کی ایک روحانی شخصیت فوت آغا نور الٰہیؒ نے اپنا کشف یوں بیان کیا۔

''ایک بار ۹ ربیع الاول شریف کی رات جب منڈی بیری میں جلسہ جاری تھا اور میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں مجھ پر کشف طاری ہوا، حجابات میری نظروں سے دور ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک بہت بڑے تخت پر تشریف فرما ہیں اہل بیت اطہار، صحابہ کرام اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ یہ تخت ہوا میں اڑتا ہوا آیا اور یہاں جلسہ گاہ کے اوپر ہوا میں ٹھہر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں سنہری پھول ہیں جن کی چمک سے حاضرین کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں اور آپ ﷺ وہ پھول جلسے پر نچھاور فرما رہے ہیں اور بہت ہی خوش ہیں۔ آپ ﷺ کے یہ تمام ساتھی بھی بہت ہی خوش کا اظہار فرما رہے ہیں''

یہ مبارک سلسلہ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۵۴ء تک بارہ سال تک برابر جاری رہا یہاں تک

کہ فخر سادات آغا سید ظفر علی شاہ صاحب بخاری نے پشاور میں ادارہ تبلیغ الاسلام قائم کیا اور ماہ ربیع الاول میں بارہ جلسے اور بارہ ربیع الاول شریف کو جلوس کا آغاز کیا تو حضور مولوی جی صاحب نے مجلس میلاد النبی ﷺ کو ادارہ تبلیغ الاسلام میں ضم کر دیا اور آخر دم تک ادارہ تبلیغ الاسلام سے تعاون کرتے رہے۔

جس مبارک کام کا آغاز آپ نے پشاور شہر میں کیا تھا جب ادارہ تبلیغ الاسلام وہ مقدس فرائض انجام دینے لگا تو آپ نے پشاور سے باہر دیگر علاقوں میں جشن عید میلاد النبی ﷺ اور جلوس شروع کرنے کی تگ و دو شروع فرمائی جناب آنجناب کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں آنجناب ہی کی سرپرستی میں مردان میں میلاد کمیٹی کا قیام ۱۹۷۴ء میں عمل میں آیا جس کے صدر اور روح رواں محترم حاجی محمد صدیق صاحب ہیں اور ان صاحباں کی رہنمائی میں اب تک مردان میں عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم الشان جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور بارہ ربیع الاول کو جلوس بھی نکالا جاتا ہے جس کے اثرات مردان سے نکل کر صوبہ سرحد کے دیگر شہروں تک پھیل چکے ہیں۔ اور ہر جگہ عید میلاد النبی ﷺ کی روحانی محافل اور جلوس نکلتے ہیں۔

اسی طرح وڈپگہ پشاور سے سات میل کے فاصلے پر سادات بخاری کی معروف بستی ہے یہاں پر آنجنابؒ کے ۱۹۵۹ء میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلسوں میں خطاب کا آغاز کیا تھا۔ پھر ۱۹۸۱ء سے یہاں جلوس بھی نکلنے لگا اور ۱۹۸۳ء میں آپ کی سرپرستی میں ایک تنظیم انجمن محبان اولیاء وڈپگہ کے نام سے قائم ہوئی جس کے زیر اہتمام اب تک جلسوں اور جلوس کا سلسلہ جاری ہے۔ ا

خطابت:۔

حضور قبلہ مولوی جی صاحب جامع مسجد مہربانیہ سبزی منڈی پشاور میں ۱۹۸۰ء تک تقریباً تیس برس تک خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اور پھر یہاں کی

خطابت اپنے شاگرد جید حافظ قاری علی گل کے سپرد کر کے ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۴ء جامع مسجد جہانگیر پورہ پشاور میں جمعۃ المبارک کی خطابت کی۔ بعد ازاں حضرت ابوالبرکات سید حسنؒ کے مزار پر انوار سے ملحق آبائی مسجد میں نماز جمعہ کی ابتداء فرمائی۔ یہ مسجد عرصہ دراز سے پشاور کی ایک عوامی عیدگاہ کی حیثیت سے بھی معروف چلی آرہی ہے جس میں پشاور کے باسیوں کے علاوہ مضافات سے بھی کثیر تعداد میں لوگ نمازِ عید کی ادائیگی کیلئے آتے تھے۔ آنجنابؒ ۱۹۴۰ء سے یہاں پر عیدین پڑھاتے چلے آرہے ہیں۔

آنجنابؒ کے کچھ خطبات برادرم منظور الٰہی صاحب قادری نے ریکارڈ کیئے تھے بعد ازاں انہیں تحریر کیا جو الحسن کے مختلف شماروں میں ''خطبات الحسنیہ'' کے نام سے شائع ہوتے رہے ہیں۔

پشاور میں دعوت اسلامی کا قیام:۔

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس صاحب قادری نے اہل سنت والجماعت کے عقائد اور سنت نبویہ ﷺ کی ترویج واشاعت کے لئے دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک بھر کے علماء ومشائخ اہل سنت کی تائید وحمایت سے وطن عزیز کے کونے کونے میں اس کی شاخیں قائم ہوگئیں تو پشاور میں اس کے مقصد کے لئے تین نومبر ۱۹۸۴ء کو آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحبؒ یکہ توت پشاور میں قبلہ مولوی جی صاحبؒ کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی جس میں اہل سنت نمائندہ افراد نے شرکت کی چند افراد کے نام یہ ہیں۔

پشاور شہر اور بیرون پشاور کے ان علماء کرام کے علاوہ اہل سنت کے بے شمار سرکردہ افراد اور اہل سنت کی مختلف تنظیموں کے نمائندے بھی شامل تھے راقم الحروف بھی اس موقع پر موجود تھا۔

قبلہ مولوی جی صاحب نے اہل سنت والجماعت کے خلاف تحریک پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس منظم تحریک میں ملوث ممالک اور جماعتوں کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے اہل سنت کے علماء و مشائخ کو ایک پلیٹ فارم پر متحد ہونے اور دعوت اسلامی کا ساتھ دینے کی تلقین فرمائی۔ کئی دیگر حضرات نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سب نے دعوت اسلامی کا بھرپور ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ یوں دعوت اسلامی کا قیام عمل میں آیا۔ اور آج کل جناب اشتیاق صاحب دعوت اسلامی کے امیر کی حیثیت سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سیاحت:۔

آپ نے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مختلف اوقات میں بیرونی ممالک انڈیا، کشمیر، افغانستان، ایران، عراق، کویت، سعودی عرب، بحرین اور یورپ کا سفر اختیار فرمایا جس کا مختصر ذکر زمانی ترتیب سے پیش خدمت ہے۔

سفر انڈیا:۔

مولوی جی صاحب نے دوبار ہندوستان کا سفر کیا۔ ابتداء میں تقسیم ہند سے قبل ۱۹۳۹ء میں جبکہ دوبارہ ۱۹۵۶ء میں قیام پاکستان کے بعد وہاں تشریف لے گئے۔ مختلف تعلیمی اداروں کا دورہ کیا۔ علماء و مشائخ سے تبادلہ خیال فرمایا اور حضراتِ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دی۔

سفر کشمیر:۔

آزادی سے قبل ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۷ء میں دوبار کشمیر جانا ہوا۔ دونوں مرتبہ موسمِ گرما وہاں گزارا۔ آپ کا قیام سرینگر کشمیر میں اپنے نانا جان شہزادہ حکیم غلام محمد صاحبؒ کے ہاں ہوتا۔ علماء و مشائخ، فقراء و مجاذیب اور سیاسی و علمی شخصیات سے ملاقاتوں کے علاوہ کتب خانوں سے بھی استفادہ فرماتے ہوئے اپنی تصنیف لطیف

''تذکرۂ مشائخ قادریہ حسنیہ'' کیلئے مواد اکٹھا کیا۔ کشمیر میں اپنے اجداد کے مزارات پر آپ نے اس عرصے میں چلے بھی کاٹے۔

سفر حرمین شریفین:۔

آنجنابؒ کو اس مبارک سفر کا چھ مرتبہ بلاوا آیا اور آپ بارگاہ رب العالمین و رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں باریابی سے مستفیض ہوئے۔ سب سے پہلے ۱۹۶۹ء میں بذریعہ روڈ براستہ افغانستان، ایران، عراق، کویت، حجاز مقدس پہنچے اور حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ تین ماہ تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ یہاں پر آقائے نامدار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی حجرہ انور کی صفائی و دیکھ بھال پر مامور جناب حضرت حمزہ صاحبؒ سے برادرانہ مراسم استوار ہوئے۔ نیز قطب مدینہ حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین صاحب مدنیؒ (۱۸۷۷ء تا ۱۹۸۱ء) سے اکثر ملاقاتیں رہتیں پھر پاکستان واپسی بھی اسی راستے سے ہوئی اور بلادِ اسلامیہ کی عظیم المرتبت ہستیوں سے ملنے کا موقع میسر آیا جن میں حضور غوث اعظمؓ کے سجادہ نشین، مفتی بغداد، حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی مسجد کے امام و خطیب، افغانستان میں حضرت علامہ نور المشائخ اور حضرت علامہ صاحبزادہ تگو مولانا صاحبؒ کے اسم گرامی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس سفر میں جناب خلیفہ سلطان بخش صاحب مرحوم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

دوسری مرتبہ ۱۹۷۰ء میں سابقہ راستے سے ہی حج بیت اللہ شریف اور دیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری نصیب ہوئی اور حاجی مشتاق احمد صاحب صراف کو آپ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ اس سفر میں لاہور کے اشرف صاحب بھی کابل سے آپ کے ساتھ سفر میں شریک ہوئے۔ اس سفر کا ایک روزنامچہ بھی آنجنابؒ نے قلم بند کیا تھا نیز ایک ڈائری میں اپنے خواب بھی تحریر فرمائے تھے جن میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت نصیب ہوئی تھی۔ وہ ڈائری آپؒ نے راقم الحروف کو مرحمت فرمائی تھی لیکن ساتھ ہی تاکید بھی کی تھی کہ میری زندگی میں اس کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا۔

تیسری دفعہ ۱۹۷۱ء میں اسی بری راستے سے حج بیت اللہ شریف اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں باریابی سے مشرف ہوئے۔ جناب خواجہ محمد قاسم صاحب اور جناب عبدالمالک صاحب رحمت اللہ تعالیٰ علیہما کو آپ کی رفاقت حاصل رہی۔ یہ دونوں یکے بعد دیگرے کار چلاتے رہے۔ اس سفر کا ایک ایمان افروز واقعہ خواجہ قاسم صاحبؒ نے راقم الحروف کو ۱۹۸۰ء میں یوں بیان کیا تھا کہ ہم لوگ افغانستان اور ایران کے راستے سے ہوتے ہوئے جب بغداد شریف پہنچے تو رات کا وقت تھا، ایک ہوٹل میں کمرہ لیا اور کھانا کھا کر آدھی رات کے قریب ہوٹل سے حضور غوث اعظمؓ کے مزار اقدس کی زیارت کے لئے گئے۔ حضور غوث اعظمؓ کے مزار اقدس کو تالا لگا ہوا تھا جب ہم وہاں پہنچے تو تالہ خود بخود کھل گیا۔ مولوی جی صاحب اندر چلے گئے اور مجھے باہر بیٹھے کا حکم دیا چنانچہ میں باہر بیٹھ گیا مولوی جی صاحب بڑی دیر تک اندر تشریف فرما رہے اور محبت بھری رازدارانہ گفتگو کی آواز آرہی تھی لیکن پوری طرح باتوں کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ کافی دیر کے بعد مولوی جی صاحب باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرۂ مبارک انوار و تجلیات کا مرکز بنا ہوا تھا اور بہت زیادہ خوش تھے۔ میں نے عرض کیا حضور غوث اعظمؓ سے ملاقات ہوگئی تو فرمایا قاسم بھائی حضور غوث اعظمؓ نے بہت زیادہ مہربانی فرمائی، سلسلہ عالیہ قادریہ کی اشاعت کا حکم دیا اور جن جن لوگوں نے مجھ سے بیعت کرنا ہے اس سب کے ناموں کی فہرست بتائی کہ ان لوگوں نے آپ سے بیعت کرنی ہے۔ سبحان اللہ

دیار حبیب ﷺ کا چوتھا سفر آپ نے ۱۹۸۷ء میں ہوائی جہاز کے ذریعہ کیا۔ ائرپورٹ پر آپ کے صاحبزادے سید جمال الحسنین قادری گیلانی نے آپ کا استقبال

کیا جوان دنوں ملازمت کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے۔ انہوں نے بھی حضور مولوی جی صاحب کے ہمراہ عمرہ کیا۔

پانچوں بار ۱۹۸۹ء میں پھر بذریعہ ہوائی جہاز عمرہ کا قصد فرمایا۔ اس موقع پر آپ کی زوجہ محترمہ، (ماہ گل صاحبہ) چھوٹی صاحبزادی سیدہ اُمّ بتول گیلانی اور چھوٹے صاحبزادے سید غلام الحسنین صاحب قادری گیلانی (منتظمِ اعلیٰ پندرہ روزہ "الحسن"، پشاور) بھی آپ کے ہمسفر تھے۔ پہلے بغداد شریف حاضر ہوئے اور پھر حجاز مقدس کا عزم فرمایا۔ وہاں پر آپ کے دوسرے صاحبزادے سید محمد نور الحسنین قادری گیلانی المعروف سلطان آغا صاحب جناب صابر حسین صاحب قادری ان کی صاحبزادی اور والدۂ حاجی محمد طارق صاحب قادری بھی پہنچ گئیں۔ اور ان سب لوگوں نے آنجنابؒ کی معیت میں عمرہ ادا کیا۔ آپ وہاں سے بحرین تشریف لے گئے جہاں آپ کے صاحبزادے سید محمد حسنین صاحب قادری گیلانی نیشنل بینک بحرین میں خدمات انجام دے رہے تھے۔

جبکہ چھٹی مرتبہ ۱۹۹۴ء میں آپ عمرے پر روانہ ہوئے تو حلقہ قادریہ حسنیہ کے درج ذیل خوش قسمت عقیدت مندوں کو بھی آپ کی رہنمائی میں عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱: زوجہ محترمہ قبلہ مولوی جی صاحب

۲: سید محمد سبطین قادری گیلانی المعروف تاج آغا صاحب (پسر قبلہ مولوی جی صاحب)

۳: سید غلام الحسنین قادری گیلانی (پسر قبلہ مولوی جی صاحب)

۴: بیگم سید اصغر الزمان قادری گیلانی (بھاوجِ قبلہ مولوی جی صاحب)

۵: حاجی منظور الٰہی صاحب قادری

۶: محمد سلیم بٹ صاحب قادری

۷: شیخ نذیر احمد صاحب مع والدہ وہمشیرہ

۸: شیخ خالد فاروق صاحب قادری

۹: تحسین اللہ صاحب قادری

۱۰: حاجی نور الٰہی صاحب مع زوجہ

۱۱: ڈاکٹر اللہ بخش صاحب مع زوجہ وپسران

۱۲: جناب حمید خان صاحب مع زوجہ

سفر لندن:۔

قبلہ مولوی جی صاحب کو عرصہ دراز سے بائیں آنکھ میں retinal detachment (آنکھ کا پردہ پھٹ جانا) کی تکلیف تھی۔ چنانچہ جون ۱۹۹۴ء میں آپ اپنی حقیقی اور معنوی اولاد کے مسلسل اصرار پر علاج کیلئے لندن روانہ ہوئے۔ ڈاکٹر محمد انعام صاحب قادری اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ایک ماہ تک وہاں قیام فرمایا۔ اس عرصہ میں لندن کے ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر امراض چشم ڈاکٹر جان سکاٹ سے معائنہ کروایا۔ کئی دیگر ڈاکٹروں سے بھی ملے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آپ نے وہاں پر برٹش لائبریری کا دورہ بھی کیا۔ نیز کئی علماء ومشائخ سے ملاقاتیں بھی ہوئیں جن میں سید تنویر الحسن گیلانی (سجادہ نشین مکھڈ شریف)، میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی (سجادہ نشین شرقپور شریف) اور مولانا صمدانی صاحب خطیب جامع مسجد لندن کے نام نمایاں ہیں۔ ڈاکٹر محمد انعام صاحب قادری نے اس سفر کی تاریخ وار روداد تحریر کی ہے جس میں انہوں نے تمام تفصیلات کا ذکر کیا ہے۔

سیاسی خدمات:۔

قبلہ مولوی جی صاحب نے آزادیٔ وطن کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور

نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور کو مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے ہیڈ کوارٹرز کی حیثیت حاصل تھی چنانچہ قبلہ مولوی جی صاحبؒ نے ۱۹۳۶ء میں اپنے والد ماجد کے ساتھ ریلوے سٹیشن پر قائداعظم محمد علی جناح کا استقبال کیا اور انہوں نے ایک ہفتہ منڈی بیری یکہ توت میں گزارا تو آپ اپنے والد محترم کے ہمراہ ہر روز ان سے ملتے رہے۔ا

(ا: یہ قائداعظم محمد جناح کا پہلا دورۂ سرحد تھا۔ جس کی تفصیلات راقم الحروف کی تالیف ''حیات حافظ سید محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانیؒ''، شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور ۱۹۹۷ء کے باب سوم میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔)

اس کے بعد جب آپ کے والد ماجد حضور آغا جان صاحبؒ کی کوششوں سے پشاور میں مسلم لیگ کا احیاء ہوا تو آپ نے اپنے والد گرامی کی سرپرستی میں مسلم لیگ کو مقبول عام جماعت بنانے کیلئے بھرپور جدوجہد کی، جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کیا، متعدد جلسے آپ کی صدارت میں بھی منعقد ہوئے۔ ایک ایسے ہی جلسے کی رپورٹنگ خفیہ پولیس کے ریکارڈ میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے

On the night of 3/4-8-1943 a meeting of the Muslim League attended by about 2,000 persons was held at the Mundi Beri Chowk, Peshawar City. Syed Amir Mohd Shah of Mohallah Yaka Toot was in the chair.

The president of the meeting, Ahmad Chacha Rahim Bakhsh Ghaznavi, Qazi Mohammad Isa and Syed Mustafa Shah of Peshawar city delivered

speeches. While one Badar Sahib recited some verses in connection with the "Pakistan Scheme." Maulana Abdul Bari also delivered a speech. The speakers exhorted the Musalmans to assist the Muslim League candidate in the coming bye-election and also answered some of the accusations against them by the speakers from the congress stage. S. Mustafa Shah announced that the whole Shia was with the Muslim league.

"اگست ۱۹۴۳ء کی تین اور چار تاریخ کی درمیانی رات کو چوک منڈی بیری یکہ توت پشاور شہر میں مسلم لیگ کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت سید محمد امیر شاہ یکہ توت پشاور نے کی اور اس میں دو ہزار افراد شریک ہوئے۔ اس جلسہ سے خطاب کرنے والوں میں صدر جلسہ (سید محمد امیر شاہ صاحب) کے علاوہ احمد چاچا، رحیم بخش غزنوی، قاضی محمد عیسیٰ، سید مصطفیٰ شاہ اور (حضرت علامہ) مولانا عبدالباری شامل تھے۔ جبکہ بہادر صاحب نامی ایک شخص نے "پاکستان سکیم" کے حوالے سے نظم پیش کی مقررین نے مسلمانوں پر زور دیا کہ آنے والے ضمنی انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو کامیابی سے ہمکنار کریں۔ نیز ان میں بعض نے کانگریس کی طرف سے ان پر لگائے جانے والے الزامات کے جوابات بھی دیئے۔ سید مصطفیٰ شاہ صاحب نے ایک اشتہار کی تردید کرتے ہوئے سٹیج پر اعلان کیا کہ تمام شیعہ برادری مسلم لیگ کا ساتھ دے گی۔"

اسی طرح ۱۹۴۵ء میں جب قاضی محمد عیسیٰ صاحب نے آرگنائزر کے طور پر سرحد

مسلم لیگ کی تنظیم نو شروع کی تو آپ نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ مسلم لیگ کی رکنیت سازی کیلئے شہر کے ہر محلہ اور ہر گلی کا دورہ کر کے لوگوں سے مسلم لیگ کے ممبر شب فارم پر کروائے۔ اس موقع پر پشاور شہر میں دس ہزار افراد نے مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کی

فروری ۱۹۴۷ء میں جب سرحد مسلم لیگ نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی اور آستانہ عالیہ آقا پیر جان صاحب یک توت پشاور میں خفیہ ریڈیو سٹیشن ''صدائے پاکستان'' کی نشریات کا آغاز کیا جانے لگا تو آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کر کے اس کا افتتاح فرمایا۔ علاوہ ازیں سول نافرمانی کی تحریک کے دوران مسلم لیگی کارکنوں کی رہنمائی کے لئے ''صدائے پاکستان'' کے نام سے اخبار بھی آستانہ عالیہ قادریہ یک توت سے جاری ہوا اس خفیہ اخبار کی تیاری میں بھی مولوی جیؒ اس کے ایڈیٹر بت شکن کی معاونت فرماتے رہے۔

قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد جب مسلم لیگ کی تنظیم نو کی جانے لگی تو آپ کی انہی گراں قدر خدمات کے پیش نظر مسلم لیگ چوک ناصر خان وارڈ کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلم لیگ کے جو دیرینہ اور مخلص کارکن خان عبدالقیوم خان کی پالیسیوں کے نتیجہ میں جماعت چھوڑ چکے تھے انہیں واپس مسلم لیگ میں لانے کیلئے اقدامات کئے۔ اس مقصد کیلئے ڈسٹرکٹ مسلم لیگ پشاور کے ایک اجلاس میں کافی بحث و تمحیص کے بعد درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانیؒ، ملک شاد محمد، حاجی کرم الٰہی، صوفی حاجی محمد، خواجہ محمد یوسف اور احمد علی خان صاحب۔

اس کمیٹی کے ممبران نے اپنے بچھڑے ہوئے ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں اختلافات ختم کر کے مسلم لیگ میں واپس آنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ خان فدا محمد

خان صاحب (سابق گورنر صوبہ سرحد) اپنے پانچ سو رفقاء کے ساتھ دوبارہ مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ چند دیگر مشہور کارکنوں کے نام یہ ہیں، جو مسلم لیگ میں واپس آ گئے۔

سید مشتاق علی شاہ (پشاور چھاؤنی)، آغا خان بابا خان وکیل، ملنگ خان، نذیر حسین، خان مرسلین خان، سید اقبال شاہ بخاری، اقبال ریاض، عبدالرؤف سیماب، نور محمد خان، لالی خان، حاجی خان میر ہلالی، غلام حسین پائے، سید میر افضل شاہ، سید عبداللہ شاہ، آغا محمد، بابو محمد شریف، عطاء محمد، لطف علی اور عزیز شکاری۔

آپ نے دوبار میونسپل کمیٹی کے انتخابات میں بھی حصہ لیا اور دونوں مرتبہ بلا مقابلہ چوک ناصر خان وارڈ کے چیئر مین منتخب ہوئے۔

جب جمعیت العلمائے پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو مشائخ اہل سنت کی نظریں صوبہ سرحد میں آپ پر پڑیں، آپ نے بھی انہیں مایوس نہیں کیا اور اس وقت سے لے کر آخر تک کبھی مرکزی نائب صدر اور کبھی صوبائی صدر کی حیثیت سے خدمات بجا لاتے رہے۔ قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی، صدر جے یو پی اور مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی ہمیشہ آستانہ عالیہ قادریہ پر ہی قیام کرتے اور یہیں پر صوبہ سرحد کے دیگر مقامات کے دورے کا پروگرام مرتب ہوتا۔

تصنیفات و تالیفات:۔

حضور قبلہ مولوی جی صاحب تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی نمایاں مقام رکھتے ہیں ۔آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، عقائد اور اداور تاریخ وسوانح پر متعدد مقالات قلمبند کیے ہیں۔ آپ کی نگارشات قلمی ضخیم کتب اور کتابچوں کی صورت میں متعدد بار شائع ہو چکی ہیں۔ بعض کے دوسری زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں اور کئی کتابیں اباسین آرٹس کونسل کی طرف سے اول انعام بھی پا چکی ہیں۔ راقم الحروف

کی نظر سے گزرنے والی چند کتابوں کا ذکر ان سطور میں کیا جا رہا ہے۔

۱: نماز مقبول (مکتبہ الحسن پشاور) سنِ اشاعت ۱۹۴۷ء۔ صفحات ۹۳۔ یہ آپ کی سب سے پہلی تالیف ہے۔ یہ دوبارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کی طرف سے ۱۹۸۷ء میں طبع کی گئی ہے۔ جبکہ اس کا تیسرا ایڈیشن حال ہی میں شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور سے شائع ہوا ہے۔

۲: حیات النبی ﷺ: یہ آپ کے دادا استاد جناب حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا محمد ایوب صاحب حنفی پشاور کے عربی رسالہ "تحفة الفحول فی استغاثه بالرسول" کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ ۵۷ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۹۶۳ء میں طبع ہوا اور ۱۹۹۳ء میں ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کی طرف سے دوبارہ شائع ہوا۔

۳: تذکرہ حفاظ پشاور: اس میں پشاور شہر کے ۲۷۲ مرد اور چھ خواتین حفاظ قرآن کا ذکر ہے۔ عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور کی طرف سے ۱۹۶۶ء میں شائع ہونے والی یہ کتاب ۴۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اب نایاب ہے۔

۴: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد: عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور ۱۹۶۴ء، جلد اول ۲۹۱ صفحات۔ جبکہ دوبارہ ۱۹۹۰ء میں مکتبہ الحسن یکہ توت پشاور سے اشاعت پذیر ہوئی۔

۵: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور، ۱۹۷۲ء جلد دوم، ۳۶۲ صفحات۔ یہ کتاب اب نایاب ہے۔

۶: جنازے کے ساتھ ذکر الٰہی: عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور ۱۳۸۹ھ/۱۹۷۰ء، ۴۰ صفحات۔ یہ دوبارہ ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔

۷: تذکرۂ سید عبداللہ شاہ صحابی باب، مکتبہ الحسن پشاور، ۱۹۷۱ء، ۳۰ صفحات۔ یہ متعدد مرتبہ ٹھٹھہ (سندھ) میں صحابی سرکارؒ کے عقیدت مندوں نے شائع کی ہے۔

۸: مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے کا مسئلہ، مکتبہ الحسن پشاور، ۱۹۷۲ء

9: تذکرہ مشائخ قادریہ حسنیہ: عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور ۱۹۷۲ء، صفحات ۱۶۸، اس میں آپ نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات جمع فرمائے ہیں۔ یہ مکتبہ فیضان پشاور کی طرف سے ۱۹۹۱ء میں دوبارہ چھاپی گئی۔ اب نایاب ہے۔

۱۰: انوارِ غوثیہ شرح شمائل النبویہ: عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور ۱۹۷۶ء۔ صفحات ۶۰۳۔

یہ صحاح ستہ کے مشہور امام حضرت ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کی عربی تالیف ہے۔ حضور مولوی جی صاحبؒ نے اس کی عالمانہ و عارفانہ شرح و ترجمہ اردو میں کیا ہے جو پشاور یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے نصاب میں شامل کی گئی ہے۔ اسے ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی کی طرف سے دوبارہ ۱۹۸۶ء میں شائع کیا گیا۔ جبکہ تیسری مرتبہ اس کے الگ الگ ابواب کتابچوں کی صورت میں ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کی طرف سے طبع ہوئے۔ اور ۱۹۹۹ء میں شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور کی طرف سے اس کی نہایت خوبصورت اور معیاری اشاعت ہوئی ہے علاوہ ازیں یہ ڈیرہ اسماعیل خان کے حضرت علامہ مولانا محمد حسن نظامی خطیب جامع مسجد کچری چوک کے درس میں شامل رہی انہوں نے اسی کے ترجمے کو لے کر اپنی شرح اور وضاحتوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔

۱۱: خوارقِ عادات: (مکتبہ الحسن یکہ توت پشاور ۱۹۸۳ء) صفحات: ۹۲

یہ کتاب حضرت شاہ غلام صاحب قادری گیلانی نبیرہ و خلیفہ حضرت محدث کبیر شاہ محمد غوث قادری گیلانی نے فارسی میں تحریر فرمائی۔ آپ نے اس کا اردو ترجمہ کر کے چھاپا۔ اس کا ایک دوسرا اردو ترجمہ حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری لاہوریؒ نے بھی کیا ہے جو "الارشادات" کے نام سے مکتبہ الحسن کی طرف سے اشاعت پزیر ہو چکا ہے۔

۱۲: داڑھی منڈے امام کے پیچھے نماز کا مسئلہ (مکتبہ الحسن پشاور، صفحات ۱۶)۔

اس کی دوبارہ طباعت ۱۹۹۳ء میں ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور کی طرف سے عمل میں آئی

۱۳: کرامات اولیاء بعداز ممات: (مکتبہ الحسن پشاور، صفحات ۶۱)

یہ علامہ سید زکریا شاہ صاحب بنوریؒ کے عربی رسالے ''کشف الغمہ'' کا اردو ترجمہ ہے اسے دوبارہ اشاعت و تبلیغ اسلام پشاور نے ۱۹۹۴ء میں شائع کیا ہے۔

۱۵: تفصیل تقبیل ابہامین: (انگوٹھے چومنے کا مسئلہ) عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور، صفحات ۳۱)

اس کا پشتو ترجمہ شیر محمد صاحب مینوشؔ نے کیا تھا جو شائع ہو چکا ہے۔ اس کی تیسری بار اشاعت ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام کی طرف سے ۱۹۹۲ء میں ہوئی۔

۱۶: شرح غوثیہ صحیح بخاری شریف --- پارہ اول (مکتبہ الحسن پشاور ۱۹۹۲ء)

یہ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث صاحبؒ کی تحریر کردہ صحیح بخاری شریف کی فارسی شرح کا پہلا پارہ ہے جس کا اردو ترجمہ مع اصل فارسی متن کے شائع کیا گیا ہے۔ اردو ترجمے ۳۰۳ جبکہ فارسی متن ۲۵۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۷: شرح غوثیہ صحیح بخاری شریف....... پارہ دوم

شرح غوثیہ صحیح بخاری پارہ دوم کا اردو ترجمہ ۲۵۶ صفحات اور مع فارسی ۳۲۲ صفحات کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ شاہ محمد غوث اکیڈمی کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۸: شرح غوثیہ صحیح بخاری شریف --- پارہ سوم

شرح غوثیہ صحیح بخاری پارہ سوم کا اردو ترجمہ ۴۰۷ صفحات مع فارسی متن ۳۶۵ صفحات بھی شاہ محمد غوث اکیڈمی کے طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ

پہلے دونوں پاروں کا ترجمہ قبلہ مولوی جی صاحبؒ نے کیا تیسرے پارے کے بھی ابتدائی سو صفحات کا ترجمہ آپ نے کیا تھا لیکن ضعف بصارت کے باعث کام جاری نہ رکھ سکے اور اس کی تکمیل مفتی سرحد مفتی مولانا خلیل الرحمٰن قادری گلوزئی نے کی۔

۱۹: انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم (شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور ۱۹۹۴ء، صفحات ۲۶۶)

یہ حضرت امام نسائیؒ کی کتاب ہے۔ مولوی جی صاحب نے انوار غوثیہ کی طرز پر اس کی بھی نہایت ہی عالمانہ و عارفانہ شرح اور اردو ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بھی مولوی جی صاحب کی حیات طیبہ میں ہی کمپوٹر کمپوزنگ کے ساتھ طبع کے لئے تیار تھا۔ الحمد للہ اب طبع ہو چکی ہے۔

۲۰: مقام اہل بیت رسول (شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور ۱۹۹۳ء، صفحات ۲۴)

۲۱: مطالع الانوار فی فضائل اہل بیت النبی المختار (شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور ۱۹۹۴ء)، صفحات ۶۰

یہ حضرت علامہ سید زکریا شاہ صاحب بنوریؒ کی عربی تالیف ہے جس کے چوتھے مطلع کا اردو ترجمہ کر کے جمعیت سادات کے پہلے کنونشن کے موقع پر شائع کر کے سادات کرام کی نذر کی گئی۔

۲۲: صلوٰۃ غوثیہ (مکتبہ الحسن پشاور ۱۹۹۲ء) صفحات ۷۸

۲۳: اثبات ختم مبارک آیہ کریمہ لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین (شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور ۱۹۹۶ء) صفحات ۲۶

۲۴: انوارِ قادریہ (سیرت غوث اعظمؓ) یہ ابھی غیر مطبوعہ ہے۔

۲۵: شرح قصیدہ بردہ شریف، قصیدہ بردہ شریف کی یہ ضخیم شرح بھی غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے ابتدائی چند اشعار کا اردو ترجمہ و شرح پندرہ روزہ "الحسن" پشاور مارچ

۱۹۷۴ء تا مارچ ۱۹۷۵ء کے بعض شماروں میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۶: اسنی المطالب فی نجات ابی طالب : یہ حضرت علامہ سید احمد بن زینی دحلان کی عربی تصنیف ہے جس کا اردو ترجمہ قبلہ مولوی جی صاحب نے فرمایا اور یہ بھی پندرہ روزہ "الحسن" کے ۱۹۷۴ - ۱۹۷۵ء کے شماروں میں قسط وار شائع ہوئی ہے۔

۲۷: تفسیر القرآن الحسنیہ : سورہ بقرہ کی مکمل اردو ترجمہ و تفسیر "الحسن" میں قسط وار شائع ہو چکی ہے۔

۲۸: سیر السلوک الی ملک الملوک: (عربی)

یہ تصوف پر حضرت علامہ قاسم المکی صاحب کی تصنیف ہے جس کا اردو ترجمہ پندرہ روزہ "الحسن" میں قسط وار شائع ہو چکا ہے۔

۲۹: تجلیاتِ غوثیہ (فارسی) : یہ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث صاحب قادری گیلانیؒ کی کتاب "در کسب سلوک و حقیقت و معرفت" کا اردو ترجمہ ہے جو پندرہ روزہ "الحسن" میں بالاقساط شائع ہو چکا ہے۔

۳۰: شذرات الحسن : الحسن کے کیلئے شذرہ آپ خود لکھتے رہے۔ اس وقت تک دینی و روحانی، علمی و ادبی اور اہم ملکی و بین الاقوامی مسائل پر گراں قدر شذرات "الحسن" کی زینت بن چکے ہیں۔

۳۱: اوراد غوثیہ: اس کے ۳۲ صفحات ہیں اور پہلی مرتبہ شاہ محمد غوث اکیڈمی کی طرف سے شائع ہوئی۔ پھر ۱۹۹۹ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۴۱ صفحات پر محیط شاہ محمد غوث اکیڈمی کی طرف سے شائع ہوا۔

۳۲: جواز یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأ للہ: یہ ۵۶ صفحات پر مشتمل کتابچہ ۱۹۹۹ء میں شاہ محمد غوث اکیڈمی کی طرف سے شائع ہوا۔

۳۳: انوار گیلانی اردو ترجمہ خلاصہ کیدانی: ادارہ اشاعت و تبلیغ الاسلام پشاور کی طرف سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ اسے تنویر احمد قادری نے مرتب کیا اور اس کی شرح مفتی سرحد علامہ مفتی خلیل الرحمٰن قادری گلوزئی نے قلم بند کی ہے۔

۳۴: درس قدوری: ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام نے ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔ اس کے ۲۸۷ صفحات ہیں۔ اسے تنویر احمد قادری نے مرتب کر کے شائع کیا۔

۳۵: خطباب الحسنیہ: یہ "الحسن" کے مختلف شماروں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

۳۶: سفرنامہ: یہ ۱۹۷۰ء کے سفر حج کا ایک مکمل روزنامہ ہے جس میں شہروں کے فاصلے، کرائے، اور دیگر تفصیلات قلم بند کی۔ یہ ابھی شائع نہیں ہوا۔

۳۷: نماز جنازہ کے بعد دعا: یہ غیر مطبوعہ ہے۔

علاوہ ازیں درج ذیل کتابوں پر آپ نے مقدمات بھی تحریر فرمائے ہیں:

۱: سید لعل شاہ صاحب

سوانح حیات و کرامات حضرت حاجی بہادر کوہاٹی، یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور ۱۹۷۲، صفحات ۳۲۸)

۲: عبد الجلال، عرفان (سوانح حیات غوث اعظمؓ) لاہور ۱۹۷۹ء صفحات ۸۳

۳: مقالات مولفہ صفی اللہ (اردو ترجمہ) سیف الحنان، صاحبزادہ بک فاؤنڈیشن صوابی ۱۹۸۹ء

۴: ڈاکٹر چراغ حسین شاہ، تذکرہ پیر سباق، پشاور ۱۹۸۹ء صفحات ۲۳۰

۵: انعام اللہ خان صاحب، انعام الحج

۶: صوفی محمد اسلم نقشبندی، تذکرۂ سیادت

۷: سید لیاقت علی شاہ، گلدستہ محمدی (درگاہ شاہ قبول اولیاء پشاور ۱۹۹۰ء)

۸: اورنگ زیب احمد غزنوی، رسول اعظم ﷺ (ہندکو) ادارہ فروغ ہندکو،

بیرون یکہ توت پشاور شہر ۱۹۹۵ء۔

مجلہ الحسن: آنجنابؒ کو پشاور سے پہلا دینی جریدہ الحسن نکالنے کا شرف بھی حاصل ہے ۔اس رسالے کا نام حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانیؒ کی نسبت سے ''الحسن'' رکھا گیا جو آپ کی تعلیمات کا آئینہ دار ہے اس کے ٹائٹل پر سید حسن قادری گیلانیؒ کے مزار مبارک کی تصویر ہے اس کے اوپر یہ شعر لکھا گیا ہے

در کفِ جامِ شریعت در کفِ سندان عشق

ہر ہوسنا کے نداند جام و سندان باختن

پہلی بار یہ رسالہ ماہنامہ کی شکل میں ۱۹۵۵ء میں منظر عام پر آیا، اور گیارہ شماروں کے بعد کاغذ کی نایابی کی بدولت اس کی اشاعت رک گئی۔ دوسری مرتبہ پندرہ روزہ کی صورت میں ۱۹۷۴ء میں اس کا آغاز ہوا لیکن ایک سال کے بعد پھر بند ہو گیا۔

تیسری دفعہ یکم نومبر ۱۹۹۳ء سے پندرہ روزہ ''الحسن'' کا اجراء ہوا جو الحمد للہ اس وقت تک باقاعدگی سے نکل رہا ہے۔ مختلف موضوعات پر اس مجلّے کی خصوصی نمبر بھی شائع ہو چکے ہیں۔

شعبہ صحافت جامعہ پشاور کے ایک طالب علم مسمی شوکت میر صاحب نے ایم اے صحافت کی جزوی تکمیل کے دوران ۱۹۹۲-۱۹۹۳ھ کے سیشن میں بعنوان AL-HASAN ایک تحقیقی مقالہ قلمبند کیا۔ جبکہ اسی شعبہ کے ایک دوسرے طالب علم جناب محمد شفیع صاحب نے الحسن کو بنیاد بنا کر حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانیؒ کی صحافتی خدمات پر درج ذیل عنوان سے مقالہ لکھا

Syed Muhammad Amir Shah as a journalist

غلام دستگیر---------سال ۹۵-۱۹۹۶ء

Popular journals of Sufism in Peshawar

''الحسن'' کے خصوصی نمبر: اس وقت تک الحسن کے درج ذیل خصوصی نمبر نکل کر علمی وادبی حلقوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر	شمار نمبر	تاریخ اشاعت	صفحات
۱	سید نور احمد شاہ گیلانی نمبر	۱	۱۱	۱۵ اگست ۱۹۷۴ء	۱۶
۲	اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی نمبر	۱	۲۳-۲۴	۱۵ فروری تا یکم مارچ ۱۹۷۵ء	۳۲
۳	حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی نمبر	۲	۱۳-۱۴	یکم تا ۳۱ مئی ۱۹۹۳ء	۸۰
۴	غوث اعظم نمبر	۲	۲۲-۲۴	۱۶ ستمبر تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء	۹۶
۵	جمعیت سادات کنونشن نمبر	۴	۳۷-۳۸	یکم تا ۳۱ مئی ۱۹۹۴ء	۶۴
۶	حضرت آقا پیر جان (سید اکبر شاہ قادری گیلانیؒ) نمبر	۵	۵۱-۵۲	یکم تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۴ء	۵۶
۷	محدث کبیر شاہ محمد غوث قادری گیلانیؒ نمبر	۶	۶۵-۶۹	یکم جولائی تا یکم ستمبر ۱۹۹۵ء	۱۵۲
۸	غوث اعظم نمبر (حصہ دوم)	۱۰	۱۱۴-۱۱۶	۱۶ جولائی تا ۳۱ اگست ۱۹۹۷ء	۹۶
۹	رونمائی نمبر حیات حافظ سید محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانیؒ	۱۱	۱۲۵-۱۲۶	یکم تا ۳۱ جنوری ۱۹۹۸ء	۶۴
۱۰	سید الشہداء نمبر (امام عالی مقام امام حسینؓ)	۱۱	۱۳۱-۱۳۲	یکم تا ۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء	۶۴
۱۱	محبت میلاد النبی ﷺ پشاور نمبر	۱۲	۱۳۸-۱۳۹	۱۶ جون تا ۳۱ جولائی ۱۹۹۸ء	۹۶

۱۲	عمامہ نمبر	۱۳	۱۴۵	یکم تا ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء	۴۰
۱۳	ذوالنورین نمبر (خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ)	۱۳	۱۵۴	۱۶ تا ۳۱ مارچ ۱۹۹۹ء	۳۲
۱۴	غوث اعظم نمبر (حصہ سوم)	۱۴	۱۶۰_۱۶۴	۱۶ جون تا ۳۱ اگست ۱۹۹۹ء	۲۲۰
۱۵	صدیق اکبر نمبر (خلیفہ اول)	۱۴	۱۶۷	یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۹ء	۳۲
۱۶	فاروق اعظم نمبر (خلیفہ دوم)	۱۵	۱۷۸_۱۷۹	۱۶ مارچ تا ۱۵ اپریل ۲۰۰۰ء	۶۴
۱۷	امام الاولیاء سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نمبر	۱۷	۱۹۳_۲۰۰	نومبر ۲۰۰۰ تا فروری ۲۰۰۱ء	۲۵۶
۱۸	الحسن کا دس سالہ اشاریہ	۲۰	۲۳۵_۲۴۰	یکم اگست تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء	۲۸۰
۱۹	مفتی سرحد نمبر (مفتی خلیل الرحمٰن قادری گلوزئی)	۲۱	۲۴۶	۱۶ تا ۳۱ جنوری ۲۰۰۳ء	۳۲
۲۰	امام حسنؑ نمبر	۲۲	۲۵۲	یکم تا ۱۵ مئی ۲۰۰۳ء	۳۲
۲۱	امام اعظم ابوحنیفہ نمبر	۲۲	۲۵۶_۲۶۴	۱۶ جون تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء	۳۶۸
۲۲	قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی نمبر	۲۳	۲۶۸_۲۶۹	۱۶ دسمبر تا ۱۵ جنوری ۲۰۰۴ء	۳۲

کتب خانہ:۔

حضور مولوی جی صاحب ایک علم پرور اور کتاب دوست انسان تھے۔ آپ نے سالہا سال کی محنت اور کوشش سے آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور میں ایک عمدہ کتب خانہ قائم کر رکھا ہے جو آپ کے اعلی علمی وادبی ذوق کا آئینہ

دار ہے۔ اس وقت مختلف موضوعات پر عربی، فارسی، اردو، پنجابی، ہندکو، پشتو اور انگریزی کی تقریباً سات ہزار نفیس مطبوعات، دوسو کے قریب نادر مخطوطات اور نایاب دستاویزات اس کی زینت ہیں۔ آپ اسے بہت عزیز رکھتے ہیں۔ احقر نے پشاور یونیورسٹی سے ایم اے لائبریری سائنس کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں کتب خانہ ہٰذا پر ایک تحقیقی مقالہ قلمبند کیا ہے جس کا عنوان یہ ہے

'The private library of Syed Muhammad Amir Shah Qadri Gillani. A status study. (Session 1987-1988)

جمعیت سادات کا قیام:۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی آل امجاد اور امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد اطہار کا اتحاد قبلہ مولوی جی صاحب کا ایک دیرینہ خواب تھا جس کی تعبیر ۱۹۹۳ء میں سامنے آئی اور آپ کی سرپرستی میں ''جمعیت سادات'' کے نام سے ایک غیر سیاسی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور اس کا ہیڈ کوارٹرز قرار پایا اور پشاور شہر کے مختلف علاقوں میں حضراتِ سادات کرام کے ہاں ماہانہ اجلاس شروع ہوئے تاکہ سادات کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جا سکے۔

قبلہ مولوی جی صاحبؒ تقریباً ہر ماہانہ اجلاس میں باقاعدگی سے شریک ہوتے اور خصوصی خطاب فرماتے جسے سننے کیلئے سادات بڑے شوق و ذوق سے حاضر ہوتے۔ آپ اپنے خطاب میں انہیں اس تنظیم کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کرتے۔ ایک دوسرے کی شناخت، عزت و احترام، دکھ سکھ میں شامل ہونے اور تعاون و ہمدردی کی تلقین فرماتے۔ نیز اتحاد و یکجہتی کا درس دیتے۔ یہ سلسلہ چودہ ماہ تک باقاعدگی سے چلتا

رہا اس عرصہ میں آپ نے مضافات پشاور اور دیر کا دورہ بھی کیا اور وہاں کے سادات کرام تک اپنا پیغام محبت واخوت پہنچایا، جس پر انہوں نے لبیک کہتے ہوئے بھرپور انداز میں جمعیت سادات میں شمولیت فرمائی۔

(ا: اس دورۂ دیر کی تفصیلات راقم الحروف نے قلم بند کی تھیں جو رسالہ ''الحسن'' میں شائع ہو چکی ہیں نیز باقی اجتماعات کی ماہانہ روداریں بھی ''الحسن'' میں چھپ چکی ہیں۔)

جمعیت سادات کے پروگرام اور پیغام کو زیادہ سے زیادہ سادات کرام تک پہنچانے کیلئے سال ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء میں یکے بعد دیگرے اس کے دو عظیم الشان کنونشن نشتر ہال پشاور میں منعقد ہوئے جن میں سرحد، پنجاب، سندھ، بلوچستان، آزاد کشمیر اور افغانستان سے بڑی تعداد میں سادات کے نمائندے تشریف لائے۔ ان دونوں کنونشن کی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی ہے۔ نیز پندرہ روزہ ''الحسن'' میں ان کی مکمل روئیدار چھپ چکی ہے۔

جمعیت سادات کا یہ قافلہ اس وقت بھی اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے اس کے اجتماعات اب تین ماہ کے بعد ہوتے ہیں۔ اس تنظیم کی طرف سے غریب اور نادار طلباء کو انتہائی راز داری کے ساتھ امداد فراہم کی گئی ہے تاکہ ان کے جذبۂ خود داری پر آنچ نہ آنے پائے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ :۔

قبلہ مولوی جی صاحبؒ نے اپنے بزرگوں کے طریقہ عالیہ قادریہ حسنیہ کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ حسب معمول نہ صرف جاری رکھا بلکہ اپنے علم وفضل، صبر وتحمل، فراخ دلی، وسیع القلبی، عزم وہمت، شفقت ومحبت اور اخلاق کریمانہ سے اسے عروج سے ہمکنار فرمایا۔ خانقاہ عالیہ قادریہ حسنیہ کو آباد کیا اور آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان

صاحب یکہ توت پشاور کو علم وعرفان کا شاندار مرکز بنا دیا جو ایک بہترین درسگاہ اور نفیس ترین تربیت گاہ کی حیثیت سے مشہور ہے۔ طلباء، سالکین اور عوام وخواص کیلئے لنگر غوثیہ بھی جاری ہے۔

مختلف اوقات میں روحانی محافل بھی آستانہ عالیہ قادریہ پر آپ کی سرپرستی میں منعقد ہوتی ہیں۔ ہر اسلامی مہینے کی گیارہ تاریخ ختم غوثیہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نیز یکم ربیع الثانی سے گیارہ ربیع الثانی تک روزانہ بعد از نماز فجر ختم غوثیہ پڑھا جاتا ہے جبکہ گیارہ ربیع الثانی کو سارا دن غوثیہ لنگر چلتا رہتا ہے جس سے ہزارہا افراد مستفیض ہوتے ہیں۔ رات کو ذکر وفکر اور نعت خوانی کی محفل منعقد ہوتی ہے جو رات گئے تک جاری رہتی ہے۔ سحری کے وقت اختتامی دعا کے بعد آپ سلوک ومعرفت کے طالبین کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کے شرف سے نوازتے ہیں۔ اس وقت پشاور کے علاوہ ملک اور بیرونِ ملک ہزاروں افراد آپ کے دست اقدس پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

شادی اور اولاد:۔

قبلہ مولوی جی صاحبؒ کی شادی ۱۹۴۴ء میں حضرو (پنجاب) کے ایک متقی بزرگ حضرت عبدالرؤف صاحبؒ کی دختر نیک اختر سے قرار پائی۔ موصوفہ ماہ گل صاحبہ کے لقب سے معروف تھیں۔ تقویٰ وطہارت، اور عبادت وریاضت میں اپنی مثال آپ تھیں۔ خود بنفس نفیس لنگرِ غوثیہ کی تیاری وتقسیم کے فرائض انجام دیتی تھیں اور مستورات کی روحانی تعلیم وتربیت بھی فرماتی تھیں۔

(ا: عبدالرؤف صاحب قادری آپ حضرو کی ایک معروف روحانی شخصیت او[ر] حضرت مولوی جی صاحب حضور کے سسر تھے ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی [سے] آپ کو والہانہ عقیدت تھی اکثر جمعرات کے دن پشاور آ کر آنجنابؒ کے مزار اقدس [پر]

گھنٹوں مراقبہ میں مشغول رہتے تھے۔ بعد میں آپ مردان منتقل ہو گئے۔ آپ نے ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ اس دنیائے فانی سے دار بقا کا سفر کیا آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ میاں حبیب الرحمٰن، میاں خلیل الرحمٰن اور میاں عبدالودود صاحب قادری۔ آخر الذکر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت اللہ ڈھنڈ بابا جی صاحبؒ کے دست گرفتہ، بڑے متقی، عابد، زاہد اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ مولوی جی صاحب کے ساتھ بے پناہ عقیدت رکھتے تھے آپ نے ۳۰ جون ۱۹۹۷ء کو بروز پیر وفات پائی اور دو صاحبزادے حاجی محمد صدیق اور زاہد حسین یادگار چھوڑے۔)

اس پاک طینت زوجہ مطہر کے بطن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مولوی جی صاحب کو سات صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں سے نوازا جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱: سید غلام السیدین گیلانی المعروف شیر آغا:۔

یہ مولوی جی صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں جنہیں شیر آغا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۴۶ء کو پیدا ہوئے، بچپن میں ہی پھوپھی جان زوجہ سید شریف حسین شاکر بغدادیؒ انہیں اپنے پاس لے گئیں اور آپ کی ابتدائی تعلیم وتربیت وہیں پر ہوئی۔ پشاور یونیورسٹی سے گریجویشن کی ہے۔ آئی سی پی میں آفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ کئی یورپی اور اسلامی ممالک کے سفر کے علاوہ عمرہ وحج کی فضلیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ میں والد گرامی سے بیعت ہیں۔ جمعیت سادات صوبہ سرحد کے تمام پر گراموں میں نہایت دلجمعی اور سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ آپ کی شادی پشاور کے ایک بخاری سید گھرانے میں ہوئی، تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے آپ کا آنگن روشن ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

سید فخر الزمان گیلانی المعروف فخری آغا:۔ ستمبر کی انتیس تاریخ کو ۱۹۸۵ء میں پیدا

ہوئے۔آج کل الیکٹرونکس کے سال دوم کے طالب علم کے حیثیت سے Comsats Institute of Information and Technalogy Abbottabad میں زیر تعلیم ہیں۔

سید وجیہہ الزمان گیلانی المعروف وجہہ آغا:۔اکتیس مارچ ۱۹۸۸ء کو پیدا ہوئے، اس وقت میٹرک میں پڑھ رہے ہیں۔

سید علی الزمان گیلانی العروف گل آغا:۔گیارہ جنوری ۱۹۹۲ء کو ولادت ہوئی جماعت ششم کے طالب علم ہیں۔

۲:سید جمال الحسنین قادری گیلانی المعروف جان آغا:۔

آپ چھ دسمبر ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم وتربیت آستانہ عالیہ پر ہی ہوئی ۔زمانہ طالب علمی میں ۱۹۶۹ء میں آپ نے حیات محمد خان شیر پاؤ کے ساتھ مل کر پی ایس ایف کی بنیاد رکھی اور اس کے بانیوں میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں سعودی عرب چلے گئے اور وہاں جدہ میں جفالی کمپنی (Juffali comp) میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہے اسی عرصے میں ۳ جولائی ۱۹۷۶ء کو پشاور کی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ دوشیزہ سے شادی ہوئی۔آپ انہیں بھی اپنے ساتھ لے گے اور آپ کی زوجہ پاکستان انٹرنیشنل سکول اینڈ کالج جدہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتی رہیں بعد میں اس سکول کی پرنسپل کے عہدے پر فائز ہوئیں۔آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ ۱۹۹۲ء تک جدہ میں کام کرتے رہے اس عرصہ میں کئی بار عمرہ اور حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔والدین کے علاوہ حلقہ قادریہ حسنیہ اور مولوی جی صاحب کے جواحباب اس عرصے میں حج یا عمرہ کے لئے جاتے تو آپ کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔وطن واپسی کے بعد آپ نے قیمتی پتھروں کا کاروبار ''گیلانی انٹرپرائزز'' کے نام سے شروع کیا اس ضمن میں امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور فرانس کے علاوہ دیگر یورپی ممالک کا کئی

بار سفر کیا۔ آپ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے باعث آل پاکستان کمرشل ایکسپورٹ ایسوسی ایشن کے ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء چیئرمین منتخب ہوئے۔ اس عرصے میں آپ نے ایسوسی ایشن کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں عطا کر رکھیں ہیں جن کا نام یہ ہیں۔

سید فواد جمال الحسنین گیلانی:۔ آپ ۱۱ اگست ۱۹۷۸ء کو پیدا ہوئے "اولیول" کے امتحان میں ایشیاء بھر اول پوزیشن حاصل کی، آغا خان یونیورسٹی سے ۲۰۰۰ء میں ایم بی بی ایس کیا اگلے سال ۲۰۰۱ء میں آپ کی شادی ڈاکٹر سیدہ اسمہ اقبال گیلانی سے ہوئی ۔ دونوں اس وقت طب کی اعلیٰ تعلیم **Followship** کے سلسلے میں امریکہ میں مقیم ہیں۔

۳: سید محمد حسنین قادری گیلانی المعروف سید آغا:۔

۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی مرتبت کے زیر سایہ ہوئی پشاور یونیورسٹی سے ایم کام کے بعد کامرس کالج میں لکچرار کے حیثیت سے تدریس کا آغاز کیا بعد ازاں نیشنل بینک میں چلے گئے اور ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ ہوئے اس عرصے میں نیشنل بینک سٹاف کالج یونیورسٹی ٹاؤن میں نئے بھرتی ہونے والے آفیسرز کو تربیتی کورس پڑھاتے رہے پھر نیشنل بینک کی بحرین (عرب) شاخ میں آپ کا تبادلہ ہو گیا اور وہاں نو سال تک کام کرتے رہے آپ کو اپنے والد گرامی قدر سے بیعت ہونے کے علاوہ ان کے علم و تدریس فیوض و برکات سے بھی بہرہ مند ہونے کا بھرپور موقع ملا اور قرآن و حدیث کے درسوں میں شمولیت کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ شفیق و مہربان والد نے آپ کو سند حدیث "ثبت امیری" عطا فرمائی۔

نیشنل بینک سے آپ نے جلد ہی ریٹائرمنٹ حاصل کر لی اور اپنا ماربل کا کاروبار

شروع کر دیا سال ۲۰۰۰ء کے بلدیاتی الیکشن میں جہانگیر پورہ وارڈ کے ناظم کی حیثیت سے انتخاب لڑا اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ آپ کی شادی اپنے چچا سید اصغر الزمان قادری گیلانی کی صاحبزادی سے 1981ء میں قرار پائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے مرحمت فرمائے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

سید امیر الزمان گیلانی المعروف آفندی آغا:۔ کی تاریخ پیدائش ۲۸ جنوری ۱۹۸۷ء ہے۔ اسلامیہ کالج یونیورسٹی آف پشاور سے آئی سی ایس کے سیکنڈ ائر میں پڑھ رہے ہیں۔

سید مہدی الزمان گیلانی المعروف مہدی آغا:۔ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ستمبر ۱۹۸۹ء ہیں۔ جماعت نہم کے طالب علم اور خداداد ذہانت کے مالک ہیں۔

۴: سید محمد سبطین قادری گیلانی المعروف تاج آغا:۔

آپ مولوی جی صاحب کے چوتھے صاحبزادے ہیں جو ۱۱ نومبر 1951ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد والد ماجد کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کی۔ کافی عرصہ سعودی عرب اور لیبیا میں کام کرتے رہے، واپسی پر قیمتی پتھروں کا کاروبار شروع کیا اور اس ضمن میں یورپی ممالک اور امریکہ و کینڈا وغیرہ کا سفر کر چکے ہیں۔ متعدد مرتبہ حج بیت اللہ اور عمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں۔ حضور سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی، قندیل نورانی، ہیکل یزدانی حضرت ابو محمد محی الدین گیلانیؓ کی ذات اقدس کے ساتھ آپ کو والہانہ لگاؤ ہے۔ کئی بار آپؓ کی زیارت کے لئے بغداد شریف کا سفر کر چکے ہیں اور وہاں سے نفیس کتابیں خرید کر والد گرامی مرتبت کے لئے لائے ہیں۔ قلندرانہ مزاج رکھتے ہیں۔ آپ نے مولوی جی صاحب کی آخری علالت میں بہت خدمت کی تقریباً چھ ماہ تک اپنے ہر قسم کے مشاغل ترک کر کے گھر اور ہسپتال میں ہمہ وقت مولوی جی صاحب کی خدمت اقدس میں موجود رہے۔ آپ کی شادی

حاجی محمد صدیق صاحب کی دختر فرخندہ اختر سے قرار پائی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور تین بیٹوں سے نواز رکھا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

ا: حاجی محمد صدیق صاحب، حاجی صاحب محترمہ ماہ گل صاحبہ (زوجہ مولوی جی صاحب) کے بھتیجے اور میاں عبدالودود صاحب قادری ۱۹۱۶۔۱۹۹۷ء کے بڑے صاحبزادے ہیں آپ ۱۹۴۴ء میں پیدا ہوئے، مردان میں تعلیم و تربیت ہوئی۔ بڑے فعال آدمی ہیں بہت سی تنظیموں کے روح رواں ہیں سیرت کمیٹی مردان، مرکزی میلاد کمیٹی مردان کے بانی صدر ہیں۔ ان کی قیادت میں ہر سال بارہ ربیع الاول شریف کو مردان میں ایک عظیم الشان جلوس نکلتا ہے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان مردان اور ورلڈ اسلامک مشن مردان کے بھی صدر رہے ہیں۔ آپ کو کئی بار قبلہ مولوی جی صاحب کی معیت میں مولانا عبدالستار خان نیازی اور حضرت علامہ شاہ احمد نورانی کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ جے یو پی کے صوبائی و مرکزی انتخابات اور نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ کے لئے آپ نے اہم کردار ادا کرتے رہے۔ آپ قبلہ مولوی جی صاحب کے دو صاحبزادوں کے سسر ہیں۔ جناب تاج آغا صاحب کے علاوہ سید احمد محی الدین قادری گیلانی (حال مقیم امریکہ) بھی آپ کے داماد ہیں۔

سید حسن الزمان گیلانی المعروف حسن:۔ کی تاریخ پیدائش ۲۳۔۹۔۱۹۹۳ء ہے۔

سید گوہر الزمان گیلانی المعروف گوہر:۔ کی تاریخ پیدائش ۲۲۔۹۔۱۹۹۵ء ہے۔

سید محبوب الحسنین المعروف علی قلی خان:۔ کی تاریخ پیدائش ۱۔۱۰۔۱۹۹۸ء ہے۔

۵۔ سید محمد نورالحسنین قادری گیلانی المعروف سلطان آغا:۔

آپ مارچ ۱۹۵۴ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت قبلہ مولوی جی صاحب کی نگرانی میں ہوئی۔ آپ نے گریجویشن سندھ یونیورسٹی سے کی اور والد گرامی مرتبت کے درس قرآن و حدیث سے خاطر خواہ استفادہ کیا جس کی بدولت آنجنابؒ نے آپ کو

بھی سند حدیث ''ثبت امیری'' مرحمت فرمائی۔ سال ۱۹۸۹ء میں والدین کے ہمراہ عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور واپسی پر والد گرامی مرتبت نے حلقہ قادریہ حسنیہ کے عقیدت مندوں کی تعلیم و تربیت پر مامور فرمایا اور ۱۹۹۷ء میں بیعت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ چنانچہ اس وقت سے آستانہ عالیہ قادریہ یکہ توت پشاور کی تمام دینی و روحانی تقاریب و اعراس بزرگان کرام میں آپ مولوی جی صاحب کی نیابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ والد محترم کے وصال کے تیسرے دن اجتماع عام میں تمام بھائیوں نے مل کر آپ کی دستار بندی کی اور والد گرامی مرتبت کی مسند سپرد فرمائی۔

آپ کی شادی حضرت سید میراں شاکر شاہ صاحبؒ (ڈھیری پیران جہلم) کے سجادہ نشین حضرت سید عباس شاہ صاحب قادری گیلانی کی نور نظر سے ۱۹۹۰ء میں قرار پائی۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور چار بیٹوں عطاء فرمائے۔

سید شاکر الزمان گیلانی: کی تاریخ پیدائش ۳۔۱۰۔۱۹۹۲ء ہے۔

سید مسعود الزمان گیلانی: کی تاریخ پیدائش ۱۷۔۴۔۱۹۹۴ء ہے۔

سید ولی الزمان گیلانی: کی تاریخ پیدائش ۱۵۔۸۔۱۹۹۵ء ہے (فوت ہو گئے ہیں)

سید محمد نور الزمان گیلانی: کی تاریخ پیدائش ۱۲۔۲۔۲۰۰۴ء ہے

۶: سید احمد محی الدین قادری گیلانی المعروف اسد آغا:۔

آپ ۱۹۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ پشاور یونیورسٹی سے بی اے کیا اور سول سیکرٹریٹ پشاور میں ملازمت کا آغاز کیا بعد ازاں امریکہ تشریف لے گئے اور وہاں نیویارک میں مستقل رہائش پزیر ہو گئے۔ والد گرامی قدر سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں مرید ہیں۔ آپ کی شادی مردان کے حاجی محمد صدیق صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے آپ کا آنگن روشن ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

سید حیدر الزمان گیلانی کی تاریخ پیدائش ۱۶ مارچ ۱۹۸۷ء ہے۔ امریکہ میں ہی

فرسٹ ائر کے طالب علم ہیں۔

سید بدر الزمان گیلانی کی ولادت ۲۸ اگست کو ہوئی۔ امریکہ میں ہی جماعت پنجم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۷: سید غلام الحسنین قادری گیلانی المعروف نینی آغا:۔

یہ مارچ ۱۹۶۸ء میں پیدا ہوئے۔ پشاور یونیورسٹی سے ایم کام کیا اور اس وقت ایل ایل بی کر رہے ہیں۔ سوئی گیس کے محکمہ میں ملازمت بھی کر رہے ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ میں والد ماجد کے مرید ہیں۔ دو مرتبہ بغداد شریف اور عمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں۔ جب ۱۹۹۲ء میں تیسری مرتبہ ''الحسن'' کا اجراء ہوا تو والد محترم نے آپ کو اس کا منتظم اعلیٰ بنایا۔ رسالہ کے علاوہ شاہ محمد غوث اکیڈمی کی تمام مطبوعات بھی آپ ہی کی نگرانی میں شائع ہوتی رہیں۔ آپ کی شادی مردان کے زاہد حسین صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جو ایم بی ایس ڈاکٹر ہیں ان کا آنگن سید فیض الحسن المعروف زلے آغا نے منور کر رکھا ہے جو انیس جنوری ۲۰۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ زاہد حسین صاحب آپ بھی حضرت ماہ گل صاحبہ کے بھتیجے اور حاجی محمد صدیق صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور مردان میں ایلوپیتھک میڈیسن کا کاروبار کرتے ہیں۔

۸: ڈاکٹر سیدہ ام سلمیٰ گیلانی:۔

حضور مولوی جی صاحبؒ کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ تمام تعلیم و تربیت والد گرامی کے زیر سایہ ہوئی۔ اخلاق و کردار میں اس دور کی رابعہ ثانی ہیں۔ پشاور یونیورسٹی میں عربی و اسلامیات میں ایم اے کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اپنے جد اعلیٰ حضرت محدث کبیر شاہ محمد غوث صاحب قادری گیلانیؒ کی دینی و علمی خدمات پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یہ مقالہ مکتبہ الحسن پشاور سے شائع ہو چکا ہے۔ آپ اس

وقت جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے تدریس کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

پشاور کے بخاری سادات کے ایک متقی جوان سید سجاد حسین شاہ صاحب بخاری کے ساتھ ۱۹۸۸ء میں آپ کی شادی ہو چکی ہے جو واپڈا جیسے محکموں میں اعلیٰ عہدوں پر فرائض انجام دینے کے باوجود ہر قسم کی آلائشوں سے کنارہ کش رہتے ہوئے انتہائی دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو صاحبزادے عنایت فرما رکھے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

۱: سید جواد الحسنین بخاری ۱۸ جون ۱۹۸۹ء کو پیدا ہوئے۔

۲: سید سرمد سجاد بخاری گیارہ ستمبر ۱۹۹۰ء کو پیدا ہوئے۔

یہ دونوں ایڈورڈ کالج سکول پشاور میں اولیول کے طالب علم ہیں۔

۹: سیدہ ام بتول گیلانی:۔

آپ مولوی جیؒ کی چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ والدین کے ہمراہ زیارت بغداد شریف، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی سعادت حاصل کر چکی ہیں۔ آپ نے اپنے اس مقدس سفر کی تفصیلات بھی قلمبند کی ہیں۔ آپ پشاور یونیورسٹی سے ایم اے سیاسیات کر چکی ہیں۔ آپ کی شادی اپنے چچازاد سید سعید الزمان صاحب قادری گیلانی بن سید اصغر الزماں قادری گیلانی سے ہو چکی ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں آج کل امریکہ میں مقیم ہے۔ ایک بیٹا سید سکندر الزمان گیلانی (۸ مارچ ۱۹۹۵) اور ایک بیٹی آپ کے گلشن کو معطر کئے ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ سید علاؤ الدین علی قادری گیلانی جو کہ مولوی جی کے برادر محترم سید قمر الزمان قادری گیلانی کے بیٹے ہیں ان کے والد کی وفات کے بعد تعلیم و تربیت مولوی جیؒ نے فرمائی جو کہ انکی پیدائش کے چھ سال بعد وفات پا گئے تھے اس کے علاوہ

یہ مولوی جی کے رضائی بیٹے اور جمال الحسنین صاحب کے رضائی بھائی بھی ہیں۔ ان کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ سب سے بڑے بیٹے کا نام سید طاہر علاؤ الدین قادری گیلانی المعروف ذیشان آغا۔ دوسرے نمبر پر سید شبیہ الحسنین قادری گیلانی المعروف نعمان آغا، تیسرے نمبر پر حافظ سید روح الحسنین المعروف علی آغا، چوتھے نمبر پر سید معین الحسنین گیلانی المعروف معین آغا پانچویں بیٹے کا نام سید مصباح الحسنین المعروف مصباح آغا ہیں۔

اخلاق ومحامد:۔

قبلہ مولوی جیؒ حسب ونسب اور صورت وسیرت کی تمام خوبیوں سے بدرجہ اتم متصف تھے اور آپ کی حیات طیبہ اخلاق محمدیہ ﷺ کا نمونہ تھا۔ تمام عمر حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھتے ہوئے آپ پیارے محبوب ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل پیرا رہے۔ ایک طرف آپ کا ہر سانس یاد الٰہی میں بسر ہوتا۔ تو دوسری طرف فجر سے رات گئے تک مخلوقِ خدا کے دکھوں کا مداوا کرنے میں گزار دیتے تھے۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں کی طرف سے مایوس اور ناامید ہو جانے والے ہزاروں مریض آپ کی توجہ کاملہ سے شفا حاصل کر چکے ہیں۔

ضیافتِ طبع، مہمان نوازی اور غریب پروری آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی اور بنی نوع انسان کو عیال اللہ سمجھ کر ان کی شکم سیری کا اہتمام کرتے رہے۔ ہر وقت آستانہ عالیہ قادریہ پر لنگر غوثیہ چلتا رہتا ہے اور آپ ہر آنے والے کے ساتھ نہایت ہی مروت اور عجز وانکساری سے پیش آتے تھے۔

قبلہ مولوی جی صاحب کی سب سے بڑی خوبی آپ کی جامعیت تھی۔ آپ نے متعدد جسمانی عوارضات کے باوجود بیک وقت مختلف النوع قسم کی ذمہ داریاں بڑی اعمدگی سے سنبھال رکھی تھیں۔

نہیں سنی۔ سخت سے سخت تکلیف و مصیبت کے لمحات میں بھی اگر کبھی لب کشا ہوئے تو حمد وثناء اور اللہ کی یاد سے تیمار داروں کے بے چین قلوب کو سکون و اطمینان سے ہم کنار فرمایا۔ یہ کوہ صبر و استقامت بخوبی جانتے تھے کہ یہ سب رب تعالیٰ کے امتحانات ہیں۔

جفائے دوست کی لذت کو غیر کیا جانے
ترا کرم کہ چنا مجھ کو امتحان کے لئے

حضرت محدث کبیر سید شاہ محمد غوث صاحب قادری گیلانیؒ پشاوری ثم لاہوری کے عرس مبارک کے موقع پر صبح صادق کے وقت دل کا شدید دورہ پڑا۔ ڈاکٹر محمد انعام صاحب قادری فوراً پہنچ گئے۔ چیک اپ کے بعد انہوں ڈاکٹر عدنان گل صاحب (اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیالوجی لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور) کو بلا لیا انہوں نے فوراً ہسپتال منتقل کر لیا۔ اور چند روز کے بعد جب مولوی جی صاحب کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تو آپ کو گھر واپس لایا گیا لیکن علاج جاری رہا اور آکسیجن کی سپلائی کے لئے گھر پر ہی آکسیجن سلنڈر کا اہتمام کر لیا گیا۔

بعد ازاں تقریباً چھ ماہ مولوی جی صاحب نے اس طرح گزارے کہ چند دن گھر میں اور چند دن ہسپتال میں، درد کی شدت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ **Ingecid** کی چار چار گولیاں یکے بعد دیگرے زبان کے نیچے رکھی جاتیں لیکن افاقہ نہ ہوتا۔ اس تمام عرصے میں آنجنابؒ کے صاحبزادگان، مریدین اور ڈاکٹر صاحبان نے خلوص و محبت کا ثبوت دیتے ہوئے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

اس علالت کے درج ذیل تین پہلو خصوصیت کے ساتھ توجہ طلب ہیں۔

ا: یہ مولوی جی صاحب کی آخری بیماری تھی اور آخری امتحان بھی تھا جس کا ذکر

کرتے ہوئے ایک مرتبہ مولوی جی صاحب نے ہسپتال میں ارشاد فرمایا "مسلسل پرچے دے رہا ہوں"۔

۲: یہ چھ ماہ کا عرصہ اہل خانہ، صاحبزادگان، پسماندگان، مریدین، متعلقین، متوسلین اور احباب کے لئے آپ کی رخصت کا پیغام تھا اور انہیں اس سانحہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا تھا۔

۳: بار بار گھر سے ہسپتال منتقل ہونے میں یہ حکمت کارفرما تھی کہ ہسپتال والوں کو فیوض و برکات سے بہرہ مند کرنا مقصد تھا۔ یہ راز اہل معرفت ہی سمجھ سکتے ہیں۔

وصال حق:۔

مولوی جی صاحب بروز بدھ بارہ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۴ء رات دس بجے اس دنیائے فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر کے واصل بحق ہوئے۔ آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پشاور شہر میں پھیل گئی اور لوگوں نے زار و قطار روتے ہوئے جوق در جوق آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحبؒ یکہ توت کا رخ کیا۔ تمام رات سوگواران شہر کا تانتا بندھا رہا، ذکر الٰہی اور نعت خوانی کی محفل بھی جاری رہی، نعت خوان حضرات باری باری بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کرتے جا رہے تھے۔ غم والم کی اس فضاء میں وقفے وقفے سے ذکر اور نعت خوانی کی بدولت ایسا ماحول پیدا ہو گیا تھا گویا کہ بڑی گیارہویں شریف کی رات ہے۔

راتوں رات شہر کے نمایاں مقامات پر اس دردناک سانحے کے پوسٹر چسپاں کر دیئے گئے۔ بیرون پشاور عقیدت مندوں اور دوستوں کو بذریعہ فون مطلع کیا گیا۔ الیکٹرونک میڈیا پر بھی یہ اندوہناک خبر نشر ہوئی۔ پشاور کے تمام اخبارات میں آپ کی حیات و خدمات بروز وفات حسرت آیات پر خبریں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع

ہوئیں۔ صبح جمعرات کا دن تھا ہر طرف کہرام برپا ہو گیا اور ہر گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ غم والم کا ایسا ہمہ گیر منظر پشاور نے شاید ہی اس سے قبل کبھی دیکھا ہو۔ مرد وزن، پیر و جواں، امیر و غریب ہر ایک یکساں اس دکھ درد میں برابر کا شریک تھا۔ غمزدہ دل اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ ہر ایک کی زبان پر انہیں کلمات کی تکرار جاری تھی۔

''آج ہم یتیم ہو گئے۔ ہم بے سہارا ہو گئے۔ ہم اپنی فریادیں کس کے پاس لے کر جائیں گے، کون ہمارے غموں کا مداوا کرے گا؟ مشکلات و مصائب میں کون ہماری دستگیری کرے گا؟ پشاور تاریک ہو گیا اس کی شمع گل ہو گئی پشاور اجڑ گیا اس کی روح چلی گئی''

غسل مبارک:۔

ساڑھے بارہ بجے مولوی جی صاحب کا جسد اقدس غسل مبارک کے لئے ڈیوڑھی میں لایا گیا تمام حلقے کی خواہش تھی کہ وہ اس روح پرور منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھے لیکن ایسا ممکن نہ تھا لہٰذا چند مخصوص افراد ہی ڈیوڑھی میں رہ گئے پھر ان میں سے بھی صرف مولوی جی صاحبؒ کے صاحبزادگان اور حضرت قاری القراء حافظ علاؤالدین صاحب قادری اور قاری القراء حافظ نصیرالدین صاحب قادری نے غسل دیا اور تکفین کے بعد تابوت میں رکھا گیا تو چہرۂ مبارک انوار و تجلیات کا مرکز و محور بنا ہوا تھا اور دیدار کرنے والے ہر ایک کو یہی محسوس ہوا کہ حضور مولوی جی صاحب محو استراحت ہیں۔

جنازہ کی روانگی دو بجے کے قریب تابوت ڈیوڑھی سے باہر نکالا گیا تو چوک منڈی بیری سے لے کر بیرون یکہ توت سرکلر روڈ پر دور تک انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ کسی طرح تابوت مبارک کو کندھا دے یا کم از کم ہاتھ لگانے کی سعادت نصیب ہو جائے لیکن بے پناہ رش کے باعث بہت ہی کم

لوگ یہ آرزو پوری ہر سکے۔ لوگوں کے ازدھام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یکہ توت سے لے کر وزیر باغ تک جنازہ دو گھنٹے میں پہنچا۔

آستانہ عالیہ قادریہ یکہ توت شریف سے لے کر وزیر باغ تک تمام راستے میں جنازے پر گل پاشی ہوتی رہی، عرق گلاب چھڑکا جاتا رہا۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ ﷺ، نعرۂ حیدری یا علی اور نعرۂ پیر، یادستگیر تمام راستے پر لگتے رہے۔ ہر شخص مغموم سر نیچے کئے جارہا تھا جیسے اس کی کوئی بہت عزیز، پیاری اور محبوب شخصیت اس سے جدا ہوگئی تھی۔ ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو اور زبان پر کلمہ طیبہ کا ورد تھا جس کے باعث یوں لگ رہا تھا گویا کہ عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس ہو۔

نماز جنازہ:۔ بہت سے لوگ دو بجے سے ہی وزیر باغ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ پشاور کا ہر خاص و عام اپنی تمام مصروفیات چھوڑ کر اپنے مشفق و مہربان سرپرست اور روحانی پیشوا کی نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے بے تاب تھا۔ صوبہ بھر سے ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام خصوصاً علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام بڑی تعداد میں اپنے مریدین کے ہمراہ تشریف لا چکے تھے۔ حضرت داؤد کرمانیؒ کے سجادہ نشین حضرت پیر حسین عباس، شکر گڑھ سے جبکہ سید اصغر علی شاہ صاحب سجادہ نشین بابا مصطفٰے جہلم سے اپنی ارادت مندوں کو ساتھ لے کر آئے ہوئے تھے۔ برادرم سید مہدی الحسنین بخاری مع اہل خانہ دوہا قطر سے تشریف لائے تھے۔ جبکہ پورے پاکستان سے حلقہ قادریہ حسنیہ کے عقیدت مند بھی پہنچ چکے تھے۔ حضور مولوی جی صاحب کے صاحبزادے سید نور الحسنین قادری گیلانی المعروف سلطان آغا صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پولیس رپورٹ اور اخباری رپورٹوں کے مطابق یہ تاریخ پشاور کا سب سے بڑا جنازہ تھا جس میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شریک کی۔

تدفین:۔

وزیر باغ سے یہ نورانی تابوت مولوی جی صاحبؒ کے آبائی قبرستان حضرت ابو البرکات سید حسن قادری گیلانیؒ کے مزار اقدس لے جایا گیا جہاں پہلے سے مولوی جی صاحب کی قبر انور اپنی اہلیہ ماہ گل صاحبہ کی قبر کے ساتھ تیار کی جا چکی تھی۔ لیکن یہاں پر تابوت کا ڈھکن کھول کر لوگوں کو دیدار عام کروایا گیا۔ یہ سلسلہ عصر سے شام تک جاری رہا۔ جب ۱۳ رمضان کا سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا تو عین اسی وقت اس آفتاب ولایت کو آخری آرام گاہ کے سپرد کیا جا رہا تھا۔ شب جمعۃ المبارک رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ رحمت، گویا زمان مکان کی شرافتیں یکجا ہوگئی تھیں۔

یہاں پر احقر کو قبلہ مولوی جی صاحب کی ایک دیرینہ وصیت پوری کرنے کا موقع بھی ملا۔ دوران درس ۱۹۸۰ء کی بات ہے کہ میں اور سمیع اللہ صاحب قادری مولوی جی صاحبؒ سے مشکوٰۃ شریف پڑھ رہے تھے دوران درس ایک حدیث شریف آئی جس کی روایت کچھ ایسی تھی کہ جب نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے وفات پائی تو آپ ﷺ نے ان کی قبر مبارک پر کافی دیر تک با آواز بلند تسبیح و تکبیر پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی پڑھنے کا حکم فرمایا۔ مولوی جی صاحبؒ نے یہ حدیث شریف پڑھانے کے بعد میرا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا ''آغا جی! میری قبر پر اس طرح تسبیح و تکبیر پڑھنا۔ یاد رکھنا بھول نہ جانا'' چنانچہ اس موقع پر میں نے مولوی جی صاحب کی مرقد مبارک پر تسبیح و تکبیر بلند آواز سے پڑھی اور حاضرین بھی میرے ساتھ مل کر پڑھتے رہے۔ اصولاً دونوں کو کہنا چاہتے تھے۔ اس روز یہ راز تھا کہ درس حدیث میں تو ہم دو آدمی موجود تھے لیکن مولوی جی صاحب کا مجھ پر آشکارا ہو گیا صرف مجھے ہی مخاطب کیا اور تاکید بھی فرمائی۔ تو یہ حقیقت اب جا کر عیاں ہوئی کہ جناب سمیع اللہ صاحب یکم رمضان المبارک کو عمرے کے لئے تشریف لے جا چکے تھے وہ یہاں موجود

نہ تھے۔ غوث زمان قبلہ مولوی جی صاحب پچیس برس قبل جانتے تھے کہ میری تدفین کے وقت سمیع اللہ صاحب پاکستان میں نہیں ہوں گے اس لئے انہیں مخاطب ہی نہیں فرمایا۔

قل شریف :۔

ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ آستانہ عالیہ قادریہ یکہ توت پشاور فاتحہ خوانی کے لئے آتے رہے۔ صبح سے شام تک ایک جم غفیر موجود رہا۔ علماء کرام آتے، مولوی جی صاحبؒ کی حیاب طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کرتے اور پھر یوں دعا کرتے "یا اللہ تو مولوی جی صاحب کو جنت میں درجات عالیہ نصیب فرما اور ان کے صدقے میں ہماری مغفرت فرما" تین دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ تیسرے دن بعد نماز ظہر ختم قرآن مجید شروع ہوا، علما اہل سنت حفاظ کرام اور عقیدت مندوں کی طرف سے انفرادی اور اجتماعی طور پر تقریباً چار سو ختم قرآن کا ایصال ثواب قبلہ مولوی جی صاحب کی روح پرفتوح کو پیش کیا گیا۔ اجتماعی دعا کے بعد مولوی جی صاحب کے صاحبزادگان، سادات پشاور اور علماء ومشائخ اہل سنت کی ایک کثیر تعداد نے مل کر سید نور الحسنین قادری گیلانی المعروف سلطان آغا جی صاحب کی دستار بندی کروا کر مولوی جی صاحب کا باقاعدہ سجادہ نشین بنا دیا۔ یاد رہے کہ آج سے سات سال قبل مولوی جی صاحب نے اپنی رفیقہ حیات صاحبہ کی زندگی ہی میں سلطان آغا جی صاحب کو بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اور پھر اس عرصے میں آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب پر ہونے والی تمام روحانی تقریبات چھوٹی گیارہویں شریف، اور دیگر بزرگان کرام کے اعراس کے موقع پر جناب سلطان آغا جی صاحب ہی مولوی جی صاحب کی نیابت کے فرائض انجام دیا کرتے اور اجتماعی دعا بھی آپ ہی فرمایا کرتے تھے۔ نیز حلقہ قادریہ حسنیہ کے مریدین کی تعلیم وتربیت اور ان کے گھروں

میں گیارہویں شریف کے ختم وغیرہ کے موقع پر مولوی جی صاحب کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب سلطان آغا جی صاحب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان سب باتوں اور واضح اشارات کو مدنظر رکھتے ہوئے مولوی جی صاحب کے صاحبزادگان کے اس درست اور مستحسن فیصلے کو تمام حلقے میں بڑی قدر ومنزلت اور پزیرائی نصیب ہوئی۔

بزرگوں کے عقیدے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

مفتی جلال الدین: مجدی

آپ مالک بن نضر کے بیٹے ہیں۔کنیت ابوحمزہ ہے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادم ہیں۔آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سلیم بنت ملحان ہے۔جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بصرہ منتقل ہو گئے تا کہ وہاں کے لوگوں کو دین کی باتیں سکھائیں۔بصرہ کے صحابہ میں سب سے آخر میں آپ کا وصال ہوا۔آپ کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ ان کی سو اولا دہوئی اور بعض لوگوں نے کہا اسی جن میں اٹھہتر لڑکے اور دو لڑکیاں۔

(خطیب تبریزی)

آپ تحریر فرماتے ہیں

رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحانت صلاۃ العصر فالتمس الناس الوضوع فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بوضوع فوضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذالک الاناء یدہ فامر الناس ان یتوضئو ا منہ فرأیت الماع ینبع من تحت بین اما بعہ فتوضا الناس حتی توضو من عند اخرھم۔

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگوں کو وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی مگر انہیں ملتا نہیں تھا۔تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا مبارک ہاتھ رکھتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کرو۔میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی اُبل رہا تھا۔لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب نے وضو کر لئے۔“ (بخاری شریف ج 1 ص 504)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حضرت الصلاۃ فقام من کان قریب الدار من المسجد یتوضا وبقی قوم فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فیہ ماء فوضع کفہ فصغرا لمخضب ان یبسط فیہ کفہ فضم اصابعہ فوضعھا فی المخضب فتوضا القوم کلھم جمیعا قلت کم کانوا قال ثمانون رجلا

نماز کا وقت ہو گیا تو جن لوگوں کے گھر مسجد کے قریب تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور بہت سے لوگ رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا ایک برتن حاضر کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا مقدس ہاتھ پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے سبب ہاتھ نہیں کھلتا تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا تو سب لوگوں نے وضو کیا۔ حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا وہ لوگ کتنے تھے؟ فرمایا اسی آدمی تھے۔ (بخاری شریف ج 1 ص 505)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان واقعات کو بیان فرما کر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ رسول اکرم مختار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدائے تعالیٰ نے تصرف کی وہ قوت بخشی تھی کہ آپ جب چاہتے اپنی انگلیوں کی گھاٹیوں سے دریا بہا دیتے۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عورتوں کی حکایات

حضرت سارہ وہاجرہ

مولانا ابوالنور محمد بشیر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی کا نام سارہ اور دوسری کا نام ہاجرہ تھا۔ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت سارہ کے بطن سے کوئی اولاد نہ تھی۔ اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے۔ حکمتِ الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا۔ چنانچہ وحی آئی کہ حضرت سارہ کے کہنے کے مطابق آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں جہاں اب مکہ مکرمہ آباد ہے۔ وحی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو براق پر سوار کر کے شام سے سرزمین حرام میں لے آئے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اُتارا۔ یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی۔ نہ کوئی چشمہ نہ کوئی پانی۔ کعبہ مقدسہ بھی طوفان نوح کے وقت آسمان پر اٹھالیا گیا تھا گویا اس وقت وہ جگہ بالکل ویران خشک اور غیر آباد تھی۔ کھانے پینے کا دور دور تک نشان نہ تھا۔ ایسے بھیانک مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ واسماعیل کو ایک توشہ دان میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن پانی ان کو دے کر اُتارا۔ اور آپ وہاں سے واپس ہوئے اور مُڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا۔ حضرت ہاجرہ نے یہ صورتِ حال دیکھ کر عرض کیا کہ آپ ہمیں اس بے آب وگیاہ وادی میں تنہا چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ حضرت ہاجرہ نے پھر پوچھا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس وقت آپ کو اطمینان ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے۔ حضرت ہاجرہ اپنے فرزند اسماعیل کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت غالب ہوئی اور صاحبزادے شریف کا حلق بھی خشک ہو گیا۔ تو آپ پانی کی تلاش میں صفا مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات مرتبہ ادھر اُدھر دوڑیں۔ یہاں تک کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدم مبارک مارنے سے اس خشک زمین سے پانی نکل آیا جو آج تک زمزم کے نام سے مشہور ہے۔ اتفاقاً وہاں سے ایک قبیلہ جرہم کا گزر ہوا۔ انہوں نے دور سے ایک پرندہ دیکھا وہ حیران ہوئے کہ اس خشک وادی میں پرندہ کیسا؟ شاید کہیں کوئی پانی کا چشمہ جاری ہے اور ایک نورانی شخص کی عورت اپنی گود میں بچہ لئے تنہا بیٹھی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئے یہاں

شاہنامہ اسلام کے دو شعر بھی سُن لیجئے۔

ندا آئی کہ اے جرہم کے بچو باد یہ گردو
اے بوڑھو اور جوانو اور اے بچو عورتو مردو
یہ عورت اور اس کی گود میں بچہ جو لیٹا ہے
یہ پیغمبر کی بیوی ہے یہ پیغمبر کا بیٹا ہے

یہ دیکھ سُن کر قبیلہ والوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسماعیل علیہ اسلام جوان ہوئے توان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں انکی شادی کر دی۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں اب کعبہ شریف اور مکہ مکرمہ کا شہر ہے اور اطراف عالم سے لوگ کھچے کھچے وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان ص 368)

سبق

خدا تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت مضمر ہوتی ہے حضرت ہاجرہ کے ہاں فرزند پیدا فرما کر حضرت سارہ کے ذریعہ ماں بیٹے کو ایک ایسی جگہ پہنچایا جہاں کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا اور پھر ان کی برکت سے اس ویران جگہ کو مرکز عالم بنا دیا۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے کسی ویران جگہ بھی تشریف فرما ہو جائیں تو وہ جگہ آباد ہو جاتی ہے۔ اور لوگ ہزاروں تکالیف بھی برداشت کر کے وہاں پہنچنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ مکہ مکرمہ کا مقدس شہر حضرت ہاجرہ اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدمانِ مبارک کی برکت سے آباد ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدم بچپن کے عالم میں بھی ایسے بابرکت تھے کہ ان کی بدولت جو چشمہ جاری ہوا۔ آج تک وہ خشک نہیں ہوا اور کروڑوں، اربوں، کھربوں لوگوں کی پیاس بُجھا چکا ہے۔ بجھا رہا ہے اور بجھاتا رہے گا ہمارے کھدے ہوئے کنوئیں دن رات مسلسل استعمال ہونے پر خشک ہو جاتے ہیں مگر ایک نبی کے قدم مبارک کی برکت دیکھئے کہ یہ چشمہ ہزاروں سال سے بدستور جاری ہے۔ اب بھی ہر سال لاکھوں کی تعداد میں حجاج وہاں پہنچتے ہیں۔ اُسی زمزم کے کنوئیں سے نہاتے بھی ہیں وضو بھی کرتے ہیں۔ کفن بھی بھگو کر لاتے ہیں اور پھر ڈرموں میں بھر بھر کر اس کا پانی اپنے اپنے وطن میں بھی لاتے ہیں۔ یہ کنواں چوبیس گھنٹے دن رات چلتا رہتا ہے۔ ٹیوب ویل سے اور ڈولوں سے ہر وقت اس سے پانی نکالا جاتا رہتا ہے۔ لیکن اللہ رے برکت قدمِ نبی۔ کہ آج تک اس کنوئیں سے پانی ختم نہیں

ہوا اور نہ ہوگا اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ یہ قدمِ نبی ہی کا صدقہ ہے کہ دنیا بھر کی زمین کے سارے پانیوں سے زمزم کا پانی افضل ہے۔ صرف ایک پانی زمزم کے پانی سے بھی افضل ہے اور وہ پانی وہ ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیوں سے جاری ہوا تھا جن کے متعلق اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے کہ

انگلیاں ہیں فیض پر آئے ہیں پیاسے ٹوٹ کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

یہ بھی معلوم ہوا ہے آج بھی جو حاجی صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگاتے ہیں۔ یہ حضرت ہاجرہ کی سنت پر عمل اور ان کی نقل کرتا ہے۔ اسی طرح حج کے دوران میں کعبے شریف کا طواف اور حجرِ اسود کو چومنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادائے مبارک کی نقل ہے۔ منا میں شیطانوں کو پتھر مارنے حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی نقل ہے۔ گویا سارا حج ہی اللہ کے مقبولوں کی اداؤں کی نقل کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبولوں کی نقل کرنا ہی اللہ کی عبادت ہے۔ بعض لوگ جو غیر اللہ غیر اللہ کی رٹ لگائے پھرتے ہیں وہ بتائیں کہ یہ کیا بات ہے؟ کہ حج میں نقل ہو اللہ کے مقبولوں کی اور عبادت ہو اللہ کی۔ دیکھئے یہ پانچ نمازیں جو ہم پر فرض ہیں یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اداہائے مبارک کی نقل ہے۔ ورنہ اگر نماز کی رکعات اور رکوع و سجود ہی اصل مقصود ہوتے تو کوئی شخص فجر کی دو رکعت کے بجائے چار رکعات اور مغرب کی تین رکعات کی بجائے چھ رکعات پڑھتا تو خدا کو خوش ہونا چاہئے تھا کہ اس نے میرے لئے رکعات اور رکوع و سجود زیادہ کر دیئے مگر نہیں ایسے شخص پر خدا خوش نہیں ہوگا بلکہ اس کی نماز ہی ادا نہ ہوگی اس لئے کہ اس نے اللہ کے محبوب کی صحیح نقل نہیں اُتاری اللہ کے محبوب نے فجر کی دو رکعت پڑھی ہیں تو خدا کو بھی دو ہی رکعت منظور ہیں۔ حضور نے مغرب کی تین رکعت پڑھی ہیں تو خدا کو بھی تین ہی رکعت محبوب ہیں۔ اس لئے کہ اللہ رکعات کو نہیں دیکھتا۔ اپنے محبوب کی اداؤں کو دیکھتا ہے۔ اسی واسطے حضور نے بھی فرما دیا کہ

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِى اُصَلِّى

نماز ایسی پڑھو جیسی مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

فاروق آپٹیکل سروس
★ چشمے ہر قسم
★ کنٹیکٹ لینزز
★ کاسمیٹکس لینزز
★ مصنوعی آنکھیں
★ آلہ سماعت
کوالیفائیڈ ماہرین
کی زیر نگرانی
لگائے جاتے ہیں
10 علامہ اقبال روڈ (متصل الحمرا سینما) چوک بوہڑ والا
لاہور فون 6369724 -6365048
نظر بذریعہ جدید کمپیوٹر ٹیسٹ کی جاتی ہے

ماہنامہ کنزالایمان کے خصوصی شمارے

1:۔ تحریک خلافت وترک موالات نمبر

2:۔ تحریک پاکستان نمبر

3:۔ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب نقوی شہید نمبر

4:۔ ختم نبوت نمبر

5:۔ قائداعظم نمبر

6:۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نمبر

7:۔ چودھری حمایت علی شہید نمبر

8:۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر

9:۔ قائد ملت علامہ شاہ احمد نورانی نمبر

10:۔ انٹرنیشنل سنی ڈائریکٹری نمبر

نوٹ:۔ ان شماروں کے حصول کے لئے آج ہی رابطہ کریں۔

فون:۔ 6680752-6681927 موبائل:۔ 0333-4284340

نوٹ:

رسالہ ہر ماہ کی 25 تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے۔ اگر 5 تاریخ تک نہ ملے تو دوبارہ طلب کریں

Monthly

KANZ-UL-IMAN

English / Urdu

Lahore-Pakistan

Ph: 6685454
6680752